SUN.3.May.2026
VOLUME: 22 NO:105
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروا توار 3/مئی 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 105
15/ذیقعدہ 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

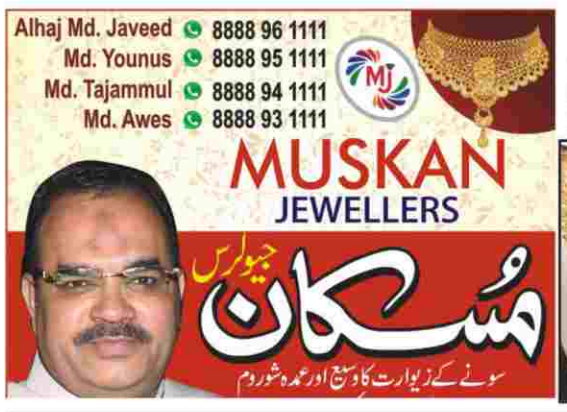

ٹرمپ نے یورپ کو دیا بڑا جھٹکا

جرمنی سے 5 ہزار فوجیوں کو واپس بلانے کا حکم

واشنگٹن: ایران جنگ کے حوالے سے امریکہ اور یورپ کے درمیان کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس دوران اب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک اور بڑا فیصلہ کرتے ہوئے جرمنی سے 5000 امریکی فوجیوں کے انخلا کا حکم دے دیا ہے۔ اگلے 6 سے 12 ماہ کے اندر ان فوجیوں کو واپس امریکہ لایا جائے گا۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے اس قدم کو منظوری دے دی ہے۔ پنٹاگن کا کہنا ہے کہ انخلا اگلے 6 سے 12 ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ فیصلہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور جرمن چانسلر فریڈرک مرز کے درمیان تلخ بحث کے بعد سامنے آیا ہے۔ ایران

جنگ سے نمٹنے کے طریقے اور امن مذاکرات میں تعطل کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ نیٹو کے اندر بھی اختلافات گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ جرمنی سمیت بعض یورپی ممالک ایران کے خلاف امریکی اور اسرائیلی فوجی کارروائی میں شامل ہونے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ دراصل پنٹاگن نے جمعہ کو اعلان کیا کہ امریکہ اگلے 6 سے 12 ماہ کے دوران جرمنی سے تقریباً 5000 فوجیوں کو واپس بلا لے گا۔ یہ اقدام صدر ٹرمپ کی اس دھمکی کو پورا کرے گا، جو انہوں نے ایران کے ساتھ امریکی جنگ کے حوالے سے جرمن رہنما کے ساتھ جاری ٹکراؤ کے درمیان دی تھی۔ رواں ہفتے کی شروعات میں ٹرمپ نے نیٹو کے اتحادی جرمنی سے کچھ فوجیوں کو واپس بلانے کی دھمکی دی تھی، جب چانسلر فریڈرک مرز نے کہا تھا کہ ایرانی قیادت امریکہ کی تذلیل کر رہی ہے اور انہوں نے جنگ میں واشنگٹن کی حکمت عملی کے فقدان پر تنقید کی تھی۔ پنٹاگن کے ترجمان شان پارنیل نے ایک بیان میں کہا کہ یہ فیصلہ محکمہ کی جانب سے یورپ میں عسکری صورتحال کا مکمل جائزہ لینے اور زمینی ضروری حالات و واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ جرمنی میں امریکہ کی کئی بڑی فوجی تنصیبات ہیں جن میں یو ایس یورپی کمانڈ اور یو ایس افریقہ کمانڈ کا ہیڈکوارٹر، رامسٹین ایئر فورس بیس اور لینڈسٹول ریجنل میڈیکل سینٹر شامل ہیں جو امریکہ سے باہر سب سے بڑا امریکی اسپتال ہے۔

ممبئی: خاندان کے 4 افراد کی موت معاملے میں نیا موڑ!

تربوز میں نہیں تھی ملاوٹ، جسم میں زہریلا مادہ پھیلنے کا شبہ

ممبئی: (ایجنسیز) ممبئی کے پیدھونی علاقے میں رہنے والے ایک ہی خاندان کے 4 افراد کی پراسرار موت نے کئی سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ فی الحال اس پورے معاملے میں ممبئی پولیس ٹاکسیکولوجی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے کیونکہ اسی سے صاف ہوگا کہ آخر موت کی اصل وجہ کیا تھی۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کی ابتدائی تحقیقات میں کھانے پینے کی اشیاء میں کوئی بھی زہریلا یا نقصان دہ مادہ نہیں ملا ہے۔ افسران نے خاندان کے گھر سے 11 نمونے اکٹھے کیے تھے، جن میں بریانی، تربوز، فریج کا پانی، کچا اور پکا ہوا چاول، چکن، کھجور اور مصالحے شامل تھے۔ جانچ میں ملاوٹ کا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے معاملہ مزید پیچیدہ ہو گیا۔ دوسری جانب پوسٹ مارٹم رپورٹ کچھ اور بتا رہی ہے۔ رپورٹ میں متوفیوں کے جسم میں مارفین کی موجودگی پائی گئی ہے جو ایک طرح کی درد کش دوا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے کچھ بافتوں میں غیر معمولی سبز رنگ میں تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ عام طور پر ایسی تبدیلی کسی زہریلے مادے کی وجہ سے ہو سکتی ہے تاہم ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ یہ زہر کیا تھا اور جسم میں کیسے داخل ہوا۔ یہ معاملہ 26 اپریل کو اس وقت سامنے آیا تھا جب 40 سالہ عبداللہ دوکاڈیا کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ انہوں نے ڈاکٹروں کو بتایا تھا کہ تربوز کھانے کے بعد عبداللہ، ان کی بیوی نسرین (35) اور ان کی دو بیٹیاں عائشہ (16) اور زینب (13) کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے حالت اس قدر بگڑ گئی کہ چاروں کی موت ہو گئی۔ پولیس نے اس معاملے میں حادثاتی موت کی رپورٹ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ اس سلسلے میں تفتیشی افسران کا کہنا ہے کہ وہ معاملے کو ہر زاویے سے دیکھ رہے ہیں لیکن ابھی تک کسی ٹھوس نتیجے پر نہیں پہنچے ہیں۔ کلینا فرانزک لیب، ایف ڈی اے اور جے جے اسپتال کی تفصیلی رپورٹس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ ٹاکسیکولوجی رپورٹ میں یہ واضح ہوگا کہ اس معاملے میں کسی قسم کے زہر کا استعمال ہوا تھا یا نہیں اور اگر ہوا تھا تو اس کا وقت کیا تھا۔ پولیس کے مطابق اس معاملے میں ابھی تک کوئی مشکوک مالی لین دین سامنے نہیں آیا ہے۔ رشتہ داروں کے بیانات میں خاندان کو خوشحال بتایا گیا ہے اور کسی طرح کے تنازعہ یا تشویش کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ کال ڈیٹیل ریکارڈز، ڈیجیٹل کمیونیکیشنز اور دیگر الیکٹرانک ڈیٹا کی جانچ کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک کوئی ٹھوس سراغ نہیں ملا ہے۔ دریں اثنا کلینا فرانزک لیب کے ایک اہلکار نے تصدیق کی ہے کہ دوسرا نمونے کی ابتدائی جانچ میں کچھ نامعلوم باہری ذرات پائے گئے ہیں۔ اہلکار نے کہا کہ ابتدائی رپورٹ میں نمونے میں باہری مادوں کی موجودگی کا اشارہ ملا ہے حالانکہ یہ ابھی واضح نہیں ہے کہ یہ زہریلے ہیں یا نہیں، دواؤں کے ہیں یا کسی اور نوعیت کے ہیں۔ اس کی تفصیلی تحقیقات جاری ہیں۔

'مالک کے لیے کچھ بھی...'، کانگریس نے مودی حکومت کے

'گریٹ نکوبار پروجیکٹ' کی خامیوں سے اٹھایا پردہ

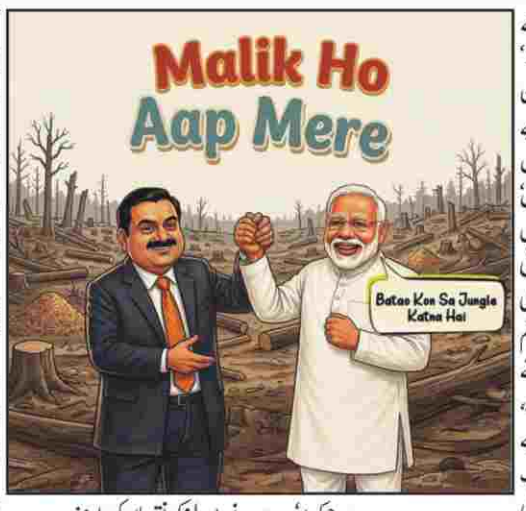

نئی دہلی: ''مالک کے لیے کچھ بھی....'' کانگریس نے یہ عنوان اس گرافکس کے لیے لگایا ہے، جو کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کیا گیا ہے۔ اس گرافکس میں ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اور مشہور صنعت کار گوتم اڈانی کو ہاتھ ملاتے ہوئے دکھایا گیا ہے، اور اوپر لکھا گیا ہے ''مالک ہو آپ میرے''، ساتھ ہی پی ایم مودی کی شبیہ کو کہتے دکھایا گیا ہے کہ ''بتاؤ، کون سا جنگل کاٹنا ہے۔'' دراصل 'گریٹ نکوبار پروجیکٹ' کے لیے مودی حکومت نے منظوری دے دی ہے، اور یہ گوتم اڈانی کے حصے میں گیا ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس اور کانگریس کا کہنا ہے کہ اس پروجیکٹ سے گریٹ نکوبار کو تباہی کا سامنا ہوگا۔ اس منصوبہ سے ماحولیات کو تو نقصان ہوگا ہی، ایک بڑی مقامی آبادی مستقل نقل مکانی کے لیے مجبور ہو جائے گی۔ کانگریس نے آج اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر 'گریٹ نکوبار پروجیکٹ' سے ہونے والے ممکنہ نقصان کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ پوسٹس کی ہیں، جن میں ایک ویڈیو بھی ہے۔ اس ویڈیو کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ ''اڈانی کے منافع کے لیے گریٹ نکوبار میں کروڑوں درخت کاٹے جائیں گے، قبائلی بے گھر کیے جائیں گے، برساتی جنگل کو تباہ کیا جائے گا۔'' ویڈیو میں بیک گراؤنڈ سے آواز دی گئی ہے اور گریٹ نکوبار کے مناظر اور وہاں کی آبادی کو دکھایا گیا ہے۔ آن لائن انگریزی نیوز پورٹل 'اسکرول ڈاٹ اِن' کی ایک رپورٹ کی سرخی بھی دکھائی گئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ گریٹ نکوبار پروجیکٹ کے لیے 5.8 لاکھ نہیں، بلکہ ایک کروڑ درخت کاٹے جائیں گے۔ ویڈیو میں بیک گراؤنڈ سے دی گئی آواز میں کہا گیا ہے کہ ''نریندر مودی اپنے دوست اڈانی کے لیے گریٹ نکوبار کو برباد کرنے پر آمادہ ہیں۔ کیونکہ اس پروجیکٹ سے ترقی نہیں بلکہ تباہی ہوگی۔'' 'گریٹ نکوبار پروجیکٹ' سے ہونے والے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے ویڈیو میں بتایا گیا ہے کہ اس پروجیکٹ کے تحت مبینہ طور پر کروڑوں درخت کاٹ کر جنگل مٹایا جائے گا۔ شومپین اور نکوباری قبائل بے گھر ہو جائیں گے۔ ہزاروں ایکڑ میں پھیلے ہوئے برساتی جنگل ختم ہو جائیں گے۔ یہ بھی اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس پروجیکٹ کی وجہ سے زلزلہ کا خطرہ بڑھ جائے گا، لیکن نریندر مودی کو اس سب سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ انھیں صرف اپنے امیر دوست اڈانی کا منافع نظر آتا ہے، ملک کا نقصان نہیں۔

بغیر وجہ بتائے گرفتار کرنا غیر قانونی، الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش حکومت پر لگایا 10 لاکھ روپے جرمانہ

الہ آباد: (ایجنسیز) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے بغیر وجہ بتائے گرفتار کرنے کی کارروائی کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ جیل میں بند اناؤ کے رہائشی کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے بنچ نے اسے فوری رہا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے ہیبیس کارپس کی درخواست کو بھی منظور کر لیا ہے۔ عدالت میں پتا چلا کہ پولیس نے درخواست گزار کو تحریری بنیاد فراہم کیے بغیر گرفتار کر لیا۔ عدالت نے پایا کہ پولیس نے گرفتاری کے وقت درخواست گزار کو کوئی دستاویزات فراہم نہیں کیے۔ اس دوران عدالت نے اتر پردیش حکومت پر 10 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ عدالت نے گرفتاری کے وقت وجہ نہ بتانے کو سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی قرار دیا۔ عدالت کی جانب سے حکومت کو 10 لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنے کے لیے 4 ہفتوں کا وقت دیا گیا ہے۔ اس مدت کے اندر حکومت درخواست گزار کو رقم فراہم کرے گی۔ حالانکہ عدالت نے حکومت کو معاملے میں قصوروار پائے جانے والے افسران سے یہ رقم وصول کرنے کی آزادی دی ہے۔ جسٹس پرمود کمار سریواستو اور عبدالمعین کی بنچ نے اناؤ میں گرفتار منوج کمار کے بیٹے مدیت کی درخواست پر یہ فیصلہ سنایا۔

اتحادی پارٹیوں کے ساتھ میٹنگ کے بعد کانگریس نے آسام میں حکومت سازی کا کیا دعویٰ، ایگزٹ پول کو کیا خارج

گوہاٹی: 'آسام اسمبلی انتخاب 2026' کے نتائج سے پہلے سیاسی ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ کانگریس اور اس کی ساتھی پارٹیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ریاست میں ان کی حکومت بننے جا رہی ہے۔ انھوں نے ایگزٹ پول کو ماحول بنانے کی کوشش قرار دیا اور میڈیا ہاؤس کی پیشین گوئیوں کو پوری طرح سے خارج کر دیا۔ ہفتہ کے روز کانگریس کے سینئر مبصر ڈی کے شیو کمار، بھوپیش بگھیل اور جتیندر سنگھ نے آسام میں اتحادی پارٹیوں کے ساتھ انتہائی اہم میٹنگ کی۔ میٹنگ کے بعد آسام کانگریس کے صدر گورو گگوئی نے دعویٰ کیا کہ اتحاد آرام سے حکومت بنائے گا اور ریاست کی عوام کسانوں، نوجوانوں و خواتین نے تبدیلی کے لیے جو ووٹ دیا ہے، وہ بے کار نہیں جائے گا۔ انھوں نے ایگزٹ پول کو برسر اقتدار پارٹی کی حکمت عملی قرار دیتے ہوئے کہا کہ 4 مئی کو نتائج سامنے آئیں گے اور اس سے قبل سبھی کو اسٹرانگ روم پر نظر رکھتے ہوئے ووٹ شماری کی تیاری کرنی ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ آسام میں کانگریس نے رائجور پارٹی، آسام جاتیہ پریشد (اے جے پی)، سی پی آئی (ایم)، اے پی ایچ ایل سی اور سی پی آئی (ایم ایل) کے ساتھ مل کر انتخاب لڑا ہے۔ یہ سبھی پارٹیاں حکومت سازی کو لے کر پُراعتماد دکھائی دے رہی ہیں۔ میٹنگ کے بعد کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیو کمار نے بھی ایگزٹ پول کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ ووٹرس میں خوف کا ماحول ہے، اس لیے لوگ کھل کر اپنی رائے نہیں رکھ پائے۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی سے متفق نہیں ہونے والوں کو سرکاری منصوبوں کا فائدہ نہیں مل رہا ہے اور ان کی ٹیم مضبوط و متحد ہے۔ شیو کمار نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بی جے پی کے کچھ لیڈران شکست کے اندیشہ کو دیکھتے ہوئے کانگریس کے رابطہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انھوں نے پارٹی کے داخلی سروے کا بھی ذکر کیا، جس میں کانگریس اتحاد کی حکومت بننے کا اشارہ مل رہا ہے۔

'جانچ ایجنسی کے طور پر کام نہیں کر سکتا بینک'، اکاؤنٹ منجمد کرنے پر ہائی کورٹ نے عائد کیا جرمانہ

الہ آباد: (ایجنسیز) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے بینکوں کی جانب سے اپنی سطح پر صارفین کے اکاؤنٹ من مانے طریقے سے منجمد کرنے پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ عدالت کے مطابق بینک ایک ٹرسٹی کے طور پر کام کرتا ہے اس لیے اسے کسی جانچ ایجنسی کی طرح کام نہیں کرنا چاہیے۔ جسٹس شیکھر بی سراف اور جسٹس اودھیش کمار چودھری کی ڈویژن بنچ نے 'انڈین اوورسیز بینک' پر 50 ہزار کا جرمانہ عائد کیا ہے۔ بینک نے بغیر کسی درست بنیاد کے ایک صارف کا اکاؤنٹ منجمد کر دیا تھا۔ عدالت نے حکم دیا کہ یہ رقم 4 ہفتوں کے اندر کھاتہ دار کو واپس کی جائے۔ یہ معاملہ 'میسرس ایس اے انٹر پرائزز' نامی کمپنی سے متعلق ہے، جو ماہی پروری کی مشینری کا کاروبار کرتی ہے۔ اس کمپنی نے بینک کے خلاف عدالت سے رجوع کیا تھا۔ درخواست کے مطابق 16 جنوری 2026 کو کمپنی کے اکاؤنٹ میں آر ٹی جی ایس کے ذریعے 23 لاکھ روپے جمع ہوئے تھے۔ بینک نے اس ٹرانزیکشن کو مشکوک مانتے ہوئے اکاؤنٹ منجمد کر دیا تھا۔ اس وقت بینک نے دلیل دی تھی کہ کمپنی نے کھاتہ کھولنے کے وقت اپنی سالانہ آمدنی صرف 76.5 لاکھ روپے بتائی تھی۔ اس صورت میں انسداد منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کی دفعات کے تحت بینک نے کمپنی کا اکاؤنٹ منجمد کر دیا۔ معاملے کی سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے پایا کہ بینک اکاؤنٹ کسی سائبر کرائم کی معلومات کی وجہ سے منجمد نہیں کیا گیا تھا۔ بینک نے خود ہی تفتیشی ایجنسی کا کردار نبھایا۔ چنانچہ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ بینک خود رقومات کے ذرائع کا تعین نہیں کر سکتے۔ اکاؤنٹ منجمد کرنے کے لیے پولیس، ای ڈی یا سی بی آئی جیسی ایجنسیوں سے ہدایات درکار ہوتی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ مناسب بنیادوں کے بغیر اکاؤنٹس کو منجمد کرنا ایک 'پریشان کرنے والا' رجحان ہے۔ اس طرح کی من مانی کارروائیاں کاروبار میں خلل ڈالتی ہیں اور کھاتہ داروں کی شبیہہ پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔

ٹی-20 عالمی کپ کے لیے ہندوستانی ٹیم کا اعلان

12 جون سے شروع ہو رہا ٹورنامنٹ

نئی دہلی: بی سی سی آئی نے 'خواتین ٹی-20 عالمی کپ 2026' کے لیے آج ہندوستانی ٹیم کے 15 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا۔ ہرمن پریت کور ٹیم کی قیادت کریں گی، جبکہ اسمرتی مندھانا کو نائب کپتان کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ انگلینڈ اور ویلز کی میزبانی میں 'ٹی-20 عالمی کپ 2026' کا آغاز 12 جون سے ہوگا اور فائنل مقابلہ 5 جولائی کو کھیلا جائے گا۔ اعلان کردہ ہندوستانی ٹیم کو دیکھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ عالمی کپ میں 2 کھلاڑیوں کی کمی محسوس ہو سکتی ہے۔ دراصل زخمی ہونے کے باعث تیز گیند باز کاشوی گوتم اور آل راؤنڈر انجوت کور اسکواڈ کے انتخاب کے لیے دستیاب نہیں تھیں، جو کہ ہندوستانی ٹیم کے لیے دھچکا ہے۔ انجوت کا ٹیم میں شامل نہ ہونا ایک بڑا نقصان مانا جا رہا ہے، جس کا اعتراف کپتان ہرمن پریت کور نے بھی کیا۔ تاہم اچھی بات یہ ہے کہ ٹیم کے پاس رینوکا ٹھاکر، کرانتی گوڑ، اروندھتی ریڈی اور نندنی شرما کی صورت میں 4 بہترین تیز گیند بازی کے متبادل موجود ہیں۔ نندنی کا یہ پہلا عالمی کپ ہوگا۔

بی جے پی میں شامل ہوئے سندیپ پاٹھک کے خلاف پنجاب میں 2 ایف آئی آر درج، ہو سکتے ہیں گرفتار!

امرتسر: پنجاب پولیس نے راجیہ سبھا کے رکن سندیپ پاٹھک کے خلاف 2 ایف آئی آر درج کی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ سندیپ پاٹھک کے خلاف بدعنوانی اور استحصال سے متعلق الزامات میں یہ ایف آئی آر ہوئی ہیں اور غیر ضمانتی دفعات کے تحت معاملے درج کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ سندیپ پاٹھک نے حال ہی میں عام آدمی پارٹی (عاپ) چھوڑ کر بی جے پی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ رپورٹس کے مطابق سندیپ پاٹھک کو گرفتار کرنے کے لیے پنجاب پولیس دہلی واقع ان کے گھر پہنچی لیکن وہ بچ نکلنے میں کامیاب رہے۔ 'ہندوستان ٹائمز' کی ایک رپورٹ کے مطابق ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ پاٹھک کے خلاف مقدمات کیوں درج کیے گئے ہیں، لیکن سرکاری ذرائع نے بتایا کہ یہ مقدمات غیر ضمانتی دفعات کے تحت درج کیے گئے ہیں۔ اس معاملے میں ایک افسر نے بتایا کہ پاٹھک کے خلاف یہ ایف آئی آر پنجاب کے دو مختلف اضلاع میں درج کی گئی ہیں۔ افسر نے مزید کہا کہ پاٹھک کو کسی بھی وقت گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اس دوران سندیپ پاٹھک نے کہا کہ مجھے ایسی کسی ایف آئی آر کا علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی پولیس افسر نے مجھے اطلاع دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ساری زندگی ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ملک کی خدمت کی ہے۔ ملک کسی بھی پارٹی سے بڑا ہے، میں کبھی بھی اسے دھوکہ نہیں دوں گا اور نہ کسی کو دینے دوں گا۔ سندیپ کا کہنا ہے کہ اگر مجھ جیسے شخص کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کتنے خوفزدہ ہیں۔ پاٹھک ان 7 راجیہ سبھا ممبران پارلیمنٹ میں شامل تھے جنہوں نے اے اے پی چھوڑ کر راگھو چڈھا کی قیادت میں 25 اپریل کو بی جے پی میں شمولیت اختیار کی۔ آئی آئی ٹی دہلی کے سابق اسسٹنٹ پروفیسر پاٹھک نے 2022 میں اے اے پی میں شامل ہوئے تھے۔ اسی سال انہیں پارٹی نے پنجاب سے راجیہ سبھا کے لیے بھیجا تھا۔ سندیپ کو پنجاب میں 'اے اے پی کا چانکیہ' کہا جاتا تھا تاہم پارٹی چھوڑنے کے بعد وہ نئی مشکلات کا شکار دکھائی دے رہے ہیں۔

علی خامنہ ای کی شہادت کے غم میں منعقد اجلاس پر

پولیس کارروائی سے مولانا کلب جواد ناراض، پی ایم مودی کو لکھا خط

نئی دہلی: اتر پردیش و ہندوستان کی دیگر ریاستوں میں ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت پر اجلاس منعقد کر لوگوں نے غم کا اظہار کیا۔ کئی مقامات پر غم منانے والوں کے خلاف پولیس کی کارروائی ہوئی، جس پر مسلم مذہبی پیشواؤں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ لکھنؤ میں شیعہ مذہبی پیشوا مولانا کلب جواد نقوی نے بھی اس سلسلے میں اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک خط لکھا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مولانا کلب جواد نقوی نے پی ایم مودی کے ساتھ ساتھ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کو بھی خط لکھ کر اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے آیت اللہ علی خامنہ کی شہادت کا غم منانے والوں کے خلاف پولیس کی کارروائی کو امریکی دباؤ میں اٹھایا گیا قدم بتایا اور حکومت ہند کے ذریعہ تعزیتی پیغام نہ بھیجے جانے کی مذمت بھی کی۔ موصولہ خبروں میں بتایا جا رہا ہے کہ اس خط کے ذریعہ مولانا کلب جواد نقوی نے ایران پر حالیہ حملوں کو لے کر ہندوستان کی خاموشی پر سوال اٹھایا ہے۔ انھوں نے حکومت سے پوچھا ہے کہ جب ایران جیسے دوست ملک پر حملہ ہو رہا ہے، تو ہندوستان خاموش کیوں ہے؟ انھوں نے ہندوستان-ایران کے مضبوط تاریخی و اسٹریٹجک رشتوں کو یاد دلاتے ہوئے دفاعی معاہدوں اور خارجہ پالیسی پر از سر نو غور کرنے کا مطالبہ کیا۔ خط میں اتر پردیش اور کشمیر میں آیت اللہ علی خامنہ ای کی شہادت پر غم منانے والوں پر پولیس کارروائی کی خاص طور پر مخالفت کی گئی ہے۔ مولانا کلب جواد نے تعزیتی اجلاس معاملہ میں نوجوانوں کی گرفتاری اور ان پر درج مقدمات کو ناانصافی قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان صدیوں پرانی ثقافتی، مذہبی و اسٹریٹجک تعلقات ہیں، جو توانائی سیکورٹی، علاقائی استحکام اور تجارت کے لیے اہم ہیں۔ انھوں نے دفاعی معاہدوں کے تجزیہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ خارجہ پالیسی کو آزاد اور ملکی مفادات کے موافق رکھنا چاہیے۔

مردم شماری: یوپی میں 31 دسمبر 2025 سے 31 مارچ 2027 تک سبھی ریونیو ایڈمنسٹریٹو یونٹس ہوں گی فریز

لکھنؤ: ہندوستان میں مردم شماری کے لیے سبھی ریاستوں میں سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ اتر پردیش میں بھی ایڈمنسٹریٹو سطح پر ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس تعلق سے 'ڈائریکٹوریٹ آف سینسس آپریشنز' کی ڈائریکٹر شیتل ورما نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کچھ اہم جانکاریوں کو سامنے رکھا۔ انھوں نے بتایا کہ مردم شماری کا عمل 2025 سے ہی زیر غور ہے اور اسے 2 مراحل میں پورا کیا جائے گا۔ مردم شماری کا آخری وقت یکم مارچ 2027 کی شب 12 بجے مقرر کیا گیا ہے، جس کی بنیاد پر ملک کی مجموعی آبادی کا اعلان کیا جائے گا۔ ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' کی ایک رپورٹ کے مطابق شیتل ورما نے بتایا کہ 31 دسمبر 2024 سے 31 مارچ 2027 تک سبھی ریونیو ایڈمنسٹریٹو یونٹس کو فریز کر دیا جائے گا۔ اس دوران کوئی نیا گاؤں یا تحصیل نہیں بنایا جائے گا۔ انھوں نے یہ بھی مطلع کیا کہ پہلے مرحلہ میں 22 مئی سے 20 جون 2026 تک گھروں کو شمار (ہاؤس لسٹنگ) کیا جائے گا، جبکہ دوسرے مرحلہ میں 9 فروری سے 28 فروری تک ہر شخص کو گنا جائے گا۔ اسی مرحلہ میں ذات پر مبنی مردم شماری بھی کی جائے گی۔

'مراٹھی زبان معاملہ میں مہاجروں پر تشدد ناقابل برداشت' فڑنویس کی راج ٹھاکرے کو تنبیہ

ممبئی: مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے صدر راج ٹھاکرے کو بیرون ریاست سے آکر مہاراشٹر میں ٹیکسی اور آٹو رکشا چلانے والے ڈرائیورس کو مراٹھی سکھانے کے سرکاری فیصلے پر سخت اعتراض ہے۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں غیر مقامی افراد کے خلاف سخت بیانات دے رہے ہیں اور انہیں مار پیٹ کر ریاست سے باہر نکالنے کی بات کر رہے ہیں۔ گزشتہ جمعرات (30 اپریل) کو پونے میں 'وسنت لیکچر سیریز' کے دوران راج ٹھاکرے نے سوال اٹھایا کہ ان ٹیکسی اور رکشا ڈرائیورس کو مراٹھی نہ بولنے کی ہمت کہاں سے آتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایم این ایس کی سخت پالیسی ہی انہیں قابو میں رکھتی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مراٹھی عوام سے اپیل کی کہ وہ مہاجرین، یعنی غیر مقامی افراد کے خلاف متحد ہو جائیں۔ راج ٹھاکرے کے اس اشتعال انگیز بیان کے بعد ریاست کی سیاسی فضا گرم ہو گئی ہے۔ ان کے بیانات سے ممبئی سمیت پورے مہاراشٹر میں حالات بگڑنے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ان کی دھمکی آمیز زبان کو ریاستی حکومت کے لیے ایک چیلنج کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اسی تناظر میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مراٹھی زبان کے نام پر مہاجرین کے خلاف کسی بھی قسم کے تشدد کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تشدد کے ذریعہ زبان کے مسئلے کو اٹھانا مہاراشٹر کی ثقافت نہیں ہے اور چھترپتی شیواجی مہاراج کی تعلیمات تنگ نظری کی اجازت نہیں دیتیں۔ فڑنویس کا کہنا ہے کہ مہاراشٹر سب کا ہے اور یہاں سبھی کو مراٹھی زبان سیکھنی چاہیے، اس پر سب کا اتفاق ہے، لیکن اس معاملے پر سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے راج ٹھاکرے سے یہ سوال بھی کر ڈالا کہ انہوں نے مراٹھی زبان کے فروغ کے لیے اب تک کیا عملی اقدامات کیے ہیں؟ واضح رہے کہ ٹیکسی اور آٹو رکشا ڈرائیورس کے لیے مراٹھی زبان کو لازمی قرار دینے کے فیصلے کے بعد یہ مسئلہ زور پکڑ گیا ہے۔ راج ٹھاکرے اس معاملے کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرتے ہوئے جارحانہ موقف اختیار کیے ہوئے ہیں۔ تاہم ریاستی حکومت نے مراٹھی سیکھنے کی آخری تاریخ 15 اگست مقرر کر دی ہے، جس سے راج ٹھاکرے کو جھٹکا لگا ہے۔ اب راج ٹھاکرے مراٹھی زبان کے نام پر مراٹھی عوام کو یکجا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس سے ان پر غیر مقامی افراد کے خلاف نفرت کو ہوا دینے کا الزام لگ رہا ہے۔ دوسری جانب فڑنویس نے ان کی لسانی سیاست پر روک لگانے کی کوشش کی ہے اور واضح کیا ہے کہ مہاراشٹر سب کے لیے ہے اور مراٹھی زبان سیکھنا ایک مثبت قدم ہے۔

کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے سپریم کورٹ سے پیشگی ضمانت کو جمہوریت کی فتح قرار دیا، پارٹی لیڈران اور حامیوں کا ادا کیا شکریہ

نئی دہلی: کانگریس لیڈر پون کھیڑا کو آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی اہلیہ کے حوالے سے دیے گئے مبینہ بیانات کے معاملے میں سپریم کورٹ سے پیشگی ضمانت مل گئی ہے۔ اس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف ایک شخص کی جیت نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لیے ایک وارننگ بھی ہے جو اقتدار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ جب تک آئینی جمہوریت برقرار رہیں گے، تب تک سیاسی انتقام کے لیے ذاتی آزادی کی قربانی نہیں دی جا سکتی۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ سے راحت ملنے کے بعد پون کھیڑا نے ہفتہ کو اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ کی۔ اس میں انہوں نے عدالت کے فیصلے کا استقبال

ورقِ تازہ

ادار یہ 03 May 2026

قیمت میں اضافہ یا جیب پر ڈاکہ؟

یکم مئی کا دن دنیا بھر میں مزدوروں اور محنت کشوں کے حقوق اور ان کی جدوجہد کی یاد میں منایا جاتا ہے، لیکن موجودہ حکومت نے اس دن غریبوں کو مہنگائی کا ایک ایسا لرزہ خیز تحفہ دیا ہے جس نے ان کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ تجارتی استعمال والے گیس سلنڈر کی قیمت میں یکم مئی کو ۹۹۳ روپے کا ہوش ربا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اس سنگ دلانہ پالیسی کا تسلسل ہے جس کا مقصد نچلے اور متوسط طبقے کو معاشی طور پر مفلوج کر کے رکھ دینا ہے۔ اس اضافے کا سب سے سفاکانہ پہلو وہ ۵ کلو گرام والا گیس سلنڈر ہے جسے عرفِ عام میں ''چھوٹو سلنڈر'' کہا جاتا ہے، جس کی قیمت میں ۲۶۱ روپے کا ظالمانہ اضافہ کر کے اسے غریبوں کی پہنچ سے کوسوں دور کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اس چھوٹے سلنڈر کے خریدار بڑے سرمایہ دار یا فیکٹری مالکان نہیں، بلکہ دیہاڑی دار مزدور، کرائے کے مکانوں میں رہنے والے طلباء، تارکین وطن محنت کش اور سڑک کنارے بیٹھنے والے چھوٹے خوانچہ فروش ہوتے ہیں۔ دہلی جیسے شہر میں اب اس چھوٹے سلنڈر کے حصول کے لیے ۸۱۰ روپے ادا کرنے پڑیں گے، جبکہ اس سے قبل یہ ۵۴۹ روپے میں دستیاب تھا۔ نام بے شک ''چھوٹو'' ہو، لیکن اس پر مسلط کی گئی مہنگائی کا حجم ریاست کی بے حسی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک طرف حکومت ''اجولا یوجنا'' اور ہر گھر گیس پہنچانے کے دعوے کر کے عالمی سطح پر اپنی فلاحی تصویر پیش کرتی ہے، لیکن دوسری طرف قیمتوں کا یہ ہوش ربا رجحان ان دعووں کی قلعی کھول دیتا ہے۔ سلنڈر تو غریب کے گھر میں آ گیا، لیکن اسے بھروانے کی استطاعت عوام سے چھین لی گئی ہے۔ چولہے بجھ رہے ہیں اور کئی غریب خاندان دوبارہ لکڑی، اپلے اور کوئلے کا دھواں پھانکنے پر مجبور ہیں، لیکن سرکاری فائلوں میں ڈیجیٹل اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تصویر سب کو سبز باغ دکھا رہی ہے۔ اگر ہم پچھلے چند ماہ کے اعداد و شمار کا باریک بینی سے جائزہ لیں تو یہ تلخ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ یہ مہنگائی کوئی قدرتی آفت یا عالمی مجبوری نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی سرکاری وصولی مہم ہے۔ رواں سال کے محض چار مہینوں کے اندر تجارتی سلنڈر کی قیمت میں مجموعی طور پر ۱۵۱۸ روپے کا خطیر اضافہ کیا جا چکا ہے۔ اس استحصالی سلسلے کا آغاز یکم جنوری کو ۱۱۱ روپے کے اضافے سے ہوا، جس کے بعد فروری میں ۵۰ روپے، یکم مارچ کو ۳۱ روپے اور پھر ۷ مارچ کو مزید ۱۱۵ روپے بڑھائے گئے۔ یکم اپریل کو یہ اضافہ ۲۱۸ روپے تک پہنچا اور اب مئی میں تقریباً ایک ہزار روپے کا بوجھ عوام کے کندھوں پر ڈال دیا گیا ہے۔

اب ہر مہینے کی پہلی تاریخ عام شہری کے لیے تنخواہ ملنے کی خوشی کے بجائے ایک نامعلوم خوف کا دن بن چکی ہے۔ عوام کو یکم تاریخ کا سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ آج حکومت ان کی جیب پر کون سا نیا ڈاکہ ڈالنے والی ہے۔ مہنگائی کا یہ کیلنڈر دراصل عوام کے معاشی استحصال کا ایک ایسا منظم ٹائم ٹیبل بن چکا ہے، جس سے بچنے کا کوئی راستہ غریب کے پاس موجود نہیں۔ حزبِ اختلاف کے رہنماؤں، بالخصوص کانگریس کی جانب سے اس اضافے کو عوام پر مسلط کردہ انتخابی بل اور مودی حکومت کی وصولی قرار دینا زمینی حقائق کے عین مطابق ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، فروری سے اب تک قیمتوں میں تقریباً ۸۱ فیصد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ انتخابات کے دوران سیاسی فائدے اور ووٹ بینک کو محفوظ رکھنے کے لیے قیمتوں کو مصنوعی طور پر لگام دے کر روکا جاتا ہے، اور جیسے ہی انتخابی مہمات اپنے انجام کو پہنچتی ہیں، عوام کی جیبوں کو نچوڑنے کا سلسلہ پورے زور و شور سے دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ انتخابی وصولی ایک ایسا ظالمانہ ماڈل ہے جس نے ہماری جمہوریت کی روح کو چھلنی کر دیا ہے۔ جب تک انتخابات سر پر ہوتے ہیں، پٹرول، ڈیزل اور گیس کی قیمتیں پراسرار طور پر منجمد رہتی ہیں۔ عالمی منڈی کے اتار چڑھاؤ کا بہانہ اس وقت غائب ہو جاتا ہے۔ لیکن جیسے ہی ووٹر اپنا حق رائے دہی استعمال کر لیتا ہے، حکومت کی تجوریوں کا منہ سیدھا عوام کی جیب کی طرف کھل جاتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ نظام ووٹر کو صرف ایک استعمال کی چیز سمجھتا ہے، جسے ووٹ لینے کے بعد مہنگائی کی بھٹی میں جھونک دیا جاتا ہے۔ اس تجارتی سلنڈر کی قیمتوں میں اضافے کا براہِ راست شکار چائے کے کھوکھے چلانے والے، ڈھابے والے، بیکری مالکان اور چھوٹے ہوٹل والے ہوں گے۔ جب ممبئی، دہلی اور کولکاتا جیسے بڑے شہروں میں ایک تجارتی سلنڈر کی قیمت تین ہزار روپے سے تجاوز کر جائے گی، تو اس کا سیدھا اثر ایک عام مزدور کی تھالی پر پڑے گا۔ چائے کا ایک کپ، سموسہ، اور دو وقت کی سادہ روٹی بھی اب غریب کی پہنچ سے باہر ہوتی جا رہی ہے۔ ریاست کا کام عوام کو ریلیف دینا ہوتا ہے، نہ کہ ان کے منہ سے آخری نوالہ بھی چھین لینا۔ تجارتی گیس کی قیمتوں میں اضافے کا اثر صرف ڈھابوں یا چائے کے کھوکھوں تک محدود نہیں رہتا۔ یہ مہنگائی کا وہ پہیہ ہے جو پوری معاشی سپلائی چین کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ بیکری کی مصنوعات، پیکڈ فوڈ، اور درمیانے درجے کی وہ سینکڑوں صنعتیں جو گیس کے ایندھن پر چلتی ہیں، اپنی پیداواری لاگت کا سارا بوجھ بالآخر اسی عام صارف پر منتقل کرتی ہیں۔ یوں اس ایک حکومتی فیصلے سے مہنگائی کا ایک نہ رکنے والا سونامی جنم لیتا ہے جو ہر گھر کا بجٹ بگاڑ دیتا ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ ملک کا بڑا مین اسٹریم میڈیا، جس کا کام عوام کی آواز بننا اور حکومت کا احتساب کرنا تھا، وہ اس ہوش ربا مہنگائی پر مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔ بین الاقوامی منڈی میں خام تیل یا گیس کی قیمتیں گر بھی جائیں، تب بھی ہندوستان میں عوام کو اس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچتا، کیونکہ حکومت ٹیکسوں کی آڑ میں اپنا منافع کم نہیں ہونے دیتی۔ یہ معاشی پالیسی نہیں، بلکہ ریاستی سطح پر کی جانے والی کھلی منافع خوری ہے۔ حکومت کی جانب سے فی الحال گھریلو سلنڈر کی قیمت کو برقرار رکھنا بظاہر ایک ریلیف معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ بھی ایک وقتی سراب ہے اور مستقبل قریب میں اس میں بھی اضافے کے قوی امکانات موجود ہیں۔ عوام کے دلوں میں یہ خوف بجا طور پر سر اٹھا رہا ہے کہ گیس سلنڈرز پر اس شب خون کے بعد اگلا نشانہ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں ہوں گی۔ یہ صورتحال ہمارے معاشی اور حکومتی نظام کی اس طبقاتی منافقت کو بے نقاب کرتی ہے جہاں بڑے کارپوریٹ اداروں کو تو ٹیکس چھوٹ اور مراعات کی بارش میں نہلایا جاتا ہے، لیکن اپنا پیٹ پالنے کے لیے سڑکوں پر جدوجہد کرنے والے عام شہری سے ایک ایک پائی وصول کی جاتی ہے۔

بنگلورو میں قیامت خیز بارش دس جانیں، ہزار سوال

ایک گھنٹے نے ترقی، منصوبہ بندی اور حکمرانی کی حقیقت بے نقاب کر دی

از: عبدالحلیم منصور

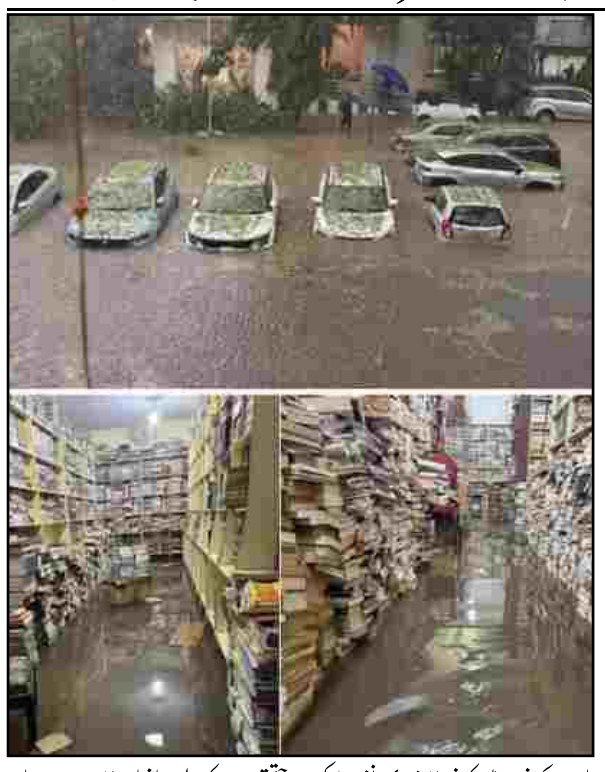

شہر بنگلورو پر 29 اپریل 2026 کی شام برسنے والی بارش محض موسمی تبدیلی نہ تھی، بلکہ ایک ایسے شہری نظام کا امتحان تھی جو بارہا ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ اپریل کی شدید گرمی سے نڈھال شہریوں نے جب بادل دیکھے تو اسے راحت سمجھا، مگر چند ہی لمحوں میں یہی بارش ایک ایسے سانحے میں تبدیل ہو گئی جس نے شہر کی ترقیاتی کہانی کو چیلنج کر دیا۔ صرف ایک گھنٹے کے اندر دس قیمتی جانوں کا ضیاع اس حقیقت کا واضح اعلان ہے کہ یہ سانحہ اتفاقیہ نہیں بلکہ ایک مسلسل غفلت، ناقص منصوبہ بندی اور ادارہ جاتی بے حسی کا نتیجہ ہے۔ سوال یہ نہیں کہ بارش کتنی ہوئی، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ شہر اس بارش کے لیے تیار کیوں نہیں تھا؟ یہ وہ لمحہ تھا جب "آئی ٹی دارالحکومت" کا دعویٰ زمینی حقیقت کے سامنے بے معنی دکھائی دیا۔ محکمۂ موسمیات کے اعداد و شمار کے مطابق سنٹرل بنگلورو میں چند گھنٹوں کے اندر 5.111 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جس میں سے تقریباً 78 ملی میٹر صرف تیس منٹ میں برسی۔ یہ شدت اپنی جگہ غیر معمولی ضرور ہے، مگر دنیا کے دیگر بڑے شہر اس سے زیادہ بارش کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہاں اصل مسئلہ بارش کی شدت نہیں بلکہ اس کے مقابلے میں شہر کی تیاری کا فقدان ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے ہر بار نظرانداز کیا جاتا ہے اور ہر سانحہ اسی نظرانداز کا نتیجہ بن کر سامنے آتا ہے۔ اس بار کاسب سے دلخراش واقعہ شیواجی نگر کے معروف بورنگ اینڈ لیڈی کرزن اسپتال کے باہر پیش آیا، جہاں ایک خستہ حال کمپاؤنڈ دیوار گرنے سے سات افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ حادثہ کسی اچانک پیش آنے والی آفت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک پیشگی خطرے کی نظراندازی کا انجام تھا۔ مقامی سطح پر دیوار کی کمزوری کے بارے میں پہلے سے شکایات موجود تھیں۔ اگر ایسا تھا تو سوال یہ ہے کہ ذمہ داران نے کارروائی کیوں نہیں کی؟ کیا انسانی جان کی قیمت اتنی کم ہو چکی ہے کہ خطرہ واضح ہونے کے باوجود اقدام ضروری نہیں سمجھا جاتا؟ دیگر اموات بھی اسی نوعیت کی غفلت کی داستان سناتی ہیں۔ یارب نگر میں ایک طالب علم کا کرنٹ لگنے سے جاں بحق ہونا، بنرگھٹہ روڈ کے قریب ایک مزدور کی موت، اور چامراج پیٹ میں ایک شخص کا ملبے تلے دب جانا بظاہر یہ سب واقعات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ شہری تحفظ کے بنیادی اصولوں پر عمل نہیں ہو رہا۔ بجلی کے کھمبوں کی دیکھ بھال، عمارتوں کی مضبوطی، اور نکاسیٔ آب کا مؤثر نظام بی یہ سب وہ بنیادی ذمہ داریاں ہیں جو ایک شہری انتظامیہ کی اولین ترجیح ہونی چاہئیں، مگر یہاں یہ سب ثانوی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ یہ سب اس بات کے شواہد ہیں کہ شہر کا بنیادی انفراسٹرکچر اپنی ذمہ داری ادا کرنے سے قاصر ہے اور یہ ایک مربوط ادارہ جاتی ناکامی ہے، جہاں ہر محکمہ اپنی ذمہ داری دوسرے پر ڈال کر بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں کہ بنگلورو بارش کے سامنے بے بس نظر آیا ہو۔ گزشتہ برسوں میں بھی متعدد مواقع پر معمولی سے شدید بارش نے شہر کو مفلوج کیا، آئی ٹی کوریڈورز زیرِ آب آئے، رہائشی کالونیاں ڈوب گئیں، اور شہری گھنٹوں سڑکوں پر پھنسے رہے۔ 2022 اور 2023 میں ہونے والی بارشوں نے بھی یہی منظرنامہ دہرایا تھا، جب عالمی کمپنیوں کے دفاتر تک پانی میں گھر گئے تھے اور شہری انفراسٹرکچر کی حقیقت عالمی سطح پر موضوعِ بحث بنی تھی۔ ہر بار ایک ہی طرز کا ردعمل سامنے آیا بی تحقیقات، وعدے، اور پھر خاموشی۔ کیا اس بار بھی یہی ہوگا؟ کیا یہ سانحہ بھی چند دنوں کی سرخیوں کے بعد فراموش کر دیا جائے گا؟

سیاسی سطح پر اس سانحے نے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب گریٹر بنگلورو اتھارٹی کے انتخابات قریب ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ سدارامیا نے فوری ردعمل دیتے ہوئے افسران کو طلب کیا اور سخت سوالات اٹھائے، مگر یہ ردعمل اس بنیادی حقیقت کو تبدیل نہیں کرتا کہ بلدیاتی سطح پر جمہوری ڈھانچہ کمزور ہو چکا ہے۔ مقامی نمائندوں کی عدم موجودگی نے جوابدہی کے عمل کو متاثر کیا ہے۔ جب شہری مسائل براہِ راست کسی منتخب نمائندے تک نہ پہنچیں تو ان کا حل بھی تاخیر کا شکار ہوتا ہے، اور بیوروکریسی کی کارکردگی پر عوامی نگرانی کمزور پڑ جاتی ہے۔ مزید برآں، شہری پھیلاؤ اور غیر منصوبہ بند تعمیرات نے قدرتی آبی گزرگاہوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ جھیلوں کے درمیان جو قدرتی ربط تھا، وہ ٹوٹ چکا ہے، اور راجکالوے پر تجاوزات نے پانی کے بہاؤ کو محدود کر دیا ہے۔ ماہرین بارہا اس بات کی نشاندہی کر چکے ہیں کہ جب تک ان قدرتی نظاموں کو بحال نہیں کیا جائے گا، تب تک بارش کا پانی شہری علاقوں میں داخل ہوتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ سالانہ بنیادوں پر نالوں کی صفائی اور ڈرینیج سسٹم کی اپ گریڈیشن کو ترجیح نہیں دی جاتی، جس کا نتیجہ ہر بارش میں سامنے آتا ہے۔ یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ایسے سانحات کا سب سے زیادہ شکار کمزور طبقات ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس بار مارے گئے، وہ وہی تھے جو روزی کمانے کے لیے سڑکوں پر نکلتے ہیں، جو بارش میں بھی کام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، اور جن کے پاس محفوظ پناہ گاہ کا کوئی متبادل نہیں ہوتا۔ کیا شہری ترقی کا یہی ماڈل ہے کہ ایک طبقہ محفوظ عمارتوں میں بیٹھ کر ترقی کے ثمرات سمیٹے اور دوسرا طبقہ اسی ترقی کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کرے؟ یہ سوال صرف انتظامیہ سے نہیں بلکہ پورے سماجی و معاشی نظام سے ہے۔ اب سوالات واضح ہیں اور ان سے فرار ممکن نہیں۔ کیا خستہ حال عمارتوں اور دیواروں کا باقاعدہ سروے کیا گیا ہے؟ اگر کیا گیا تو اس پر عمل کیوں نہیں ہوا؟ نکاسیٔ آب کے نظام کی صفائی بارش سے پہلے کیوں مکمل نہیں کی گئی؟ بجلی کے نظام کو محفوظ بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟ اور سب سے اہم بی کیا اس بار واقعی کسی کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا؟ کیا احتساب محض کاغذی کارروائی تک محدود رہے گا یا عملی مثال قائم کی جائے گی؟ یہ وقت رسمی بیانات کا نہیں بلکہ واضح اور سخت فیصلوں کا ہے۔ ضروری ہے کہ شہر کی تمام پرانی اور خطرناک عمارتوں کا فوری آڈٹ کیا جائے، نکاسیٔ آب کے نظام کو سائنسی بنیادوں پر بہتر بنایا جائے، قدرتی آبی راستوں سے تجاوزات ختم کی جائیں، اور لاپرواہی برتنے والے افسران کے خلاف محض تبادلے نہیں بلکہ قانونی کارروائی کی جائے۔ شہری منصوبہ بندی کو وقتی مفادات سے نکال کر طویل مدتی پالیسی کے تحت استوار کرنا ہوگا۔ جب تک احتساب کا عمل حقیقی نہیں ہوگا، بہتری محض ایک نعرہ ہی رہے گی۔ یہ سانحہ ایک آئینہ ہے جس میں بنگلورو اپنا اصل چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس آئینے کو توڑ دیا جائے گا یا اس میں نظر آنے والی حقیقت کو قبول کر کے اصلاح کی جائے گی؟ یہ سانحہ دراصل ایک انتباہ ہے بی ایک واضح پیغام کہ اگر اب بھی اصلاح نہ کی گئی تو ہر بارش ایک نئے المیے کو جنم دے گی۔ بنگلورو کے لیے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اپنی ترجیحات کا ازسرِنو جائزہ لے اور ایک ایسا شہری نظام تشکیل دے جو صرف ترقی کے دعوے نہ کرے بلکہ اپنے شہریوں کی جان و مال کا حقیقی محافظ بھی ہو۔

ہندوستانی جمہوریت: آئین، وفاق اور ارتکازِ اقتدار کا چیلنج

جاوید جمال الدین

ہندوستان کا جمہوری نظام دنیا کے ان منفرد اور پیچیدہ سیاسی تجربات میں شمار ہوتا ہے جہاں غیر معمولی لسانی، مذہبی اور ثقافتی تنوع کے باوجود ایک مضبوط آئینی ڈھانچہ قائم کیا گیا۔ یہ نظام نہ صرف دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ اس بات کی دلیل بھی ہے کہ مختلف شناختیں ایک مشترکہ سیاسی فریم ورک میں ہم آہنگی کے ساتھ رہ سکتی ہیں۔ تاہم، حالیہ برسوں میں اس جمہوری نظام کی روح بی یعنی ادارہ جاتی توازن، آئینی بالادستی اور سیاسی تنوع کو درپیش چیلنجز نے سنجیدہ سوالات کو جنم دیا ہے۔ خاص طور پر طاقت کے ارتکاز، خودمختار اداروں پر اثراندازی اور حزبِ اختلاف کو کمزور کرنے کے رجحانات نے اس نظام کی صحت پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

آئینی بنیاد: اصول اور عملی انحراف

ہندوستان کا آئین، جو 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا، ایک ہمہ گیر دستاویز ہے جس نے ملک کو خودمختار، سیکولر اور جمہوریہ قرار دیا۔ اس آئین میں بنیادی حقوق، شہری آزادیوں اور ریاستی ذمہ داریوں کا واضح تعین کیا گیا ہے۔ نظریاتی طور پر یہ آئین ایک ایسے متوازن نظام کی بنیاد رکھتا ہے جہاں ریاست اور شہری کے درمیان تعلق انصاف اور مساوات پر مبنی ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان اصولوں پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے؟ ناقدین کے مطابق، حالیہ برسوں میں آئینی اداروں اور جمہوری روایات کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا ہے جو آئین کی روح سے ہم آہنگ نہیں۔ آزادیٔ اظہار پر غیر اعلانیہ دباؤ، اختلافی آوازوں کو محدود کرنے کے حربے، اور قانون کے یکساں اطلاق پر سوالات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آئینی اصولوں اور عملی سیاست کے درمیان فاصلہ بڑھ رہا ہے۔ مزید یہ کہ بعض قوانین کے اطلاق اور ان کے انتخابی استعمال کے حوالے سے بھی شکوک و شبہات سامنے آئے ہیں، جنہوں نے شہری آزادیوں کے دائرے کو محدود کرنے کی بحث کو تقویت دی ہے۔

وفاقی ڈھانچہ: مرکزیت کی طرف جھکاؤ

ہندوستان کا وفاقی نظام اس کی وحدت میں کثرت کا عملی اظہار ہے۔ آئین کے مطابق مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختیارات کی واضح تقسیم موجود ہے، لیکن عملی سطح پر یہ توازن بتدریج مرکز کے حق میں جھکتا دکھائی دیتا ہے۔ گزشتہ برسوں میں مرکز کی جانب سے ریاستی معاملات میں مداخلت، گورنر کے عہدے کا متنازع استعمال، اور مالی وسائل کی غیر مساوی تقسیم جیسے مسائل نے وفاقی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے۔ اپوزیشن کے زیرِ اقتدار ریاستوں کے ساتھ مختلف سلوک کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں، جس سے یہ تاثر مضبوط ہوتا ہے کہ وفاقی اصولوں کو سیاسی مفادات کے تابع کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جی ایس ٹی جیسے مالیاتی ڈھانچوں میں ریاستوں کی خودمختاری اور مالی گنجائش کے حوالے سے بھی بحث شدت اختیار کر چکی ہے، جو مرکز و ریاست تعلقات کی نزاکت کو مزید نمایاں کرتی ہے۔ یہ رجحان محض انتظامی مسئلہ نہیں بلکہ جمہوری روح کے لیے ایک بنیادی چیلنج ہے، کیونکہ وفاقیت کا مقصد ہی طاقت کو تقسیم کر کے توازن قائم رکھنا ہوتا ہے۔

پارلیمان: بحث سے منظوری تک کا سفر

پارلیمان جمہوریت کا سب سے اہم ادارہ ہے، جہاں قانون سازی، بحث و مباحثہ اور حکومتی احتساب ہوتا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں پارلیمانی عمل کے حوالے سے جو تبدیلیاں دیکھنے میں آئی ہیں، وہ تشویشناک ہیں۔ اہم قوانین کو محدود بحث کے ساتھ جلد بازی میں منظور کیا جانا، اپوزیشن کی آواز کو نظرانداز کرنا، اور پارلیمانی کمیٹیوں کے کردار میں کمی جیسے رجحانات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ پارلیمان کا کردار بتدریج کمزور ہو رہا ہے۔ جب قانون سازی محض عددی اکثریت کی بنیاد پر ہونے لگے اور مکالمہ ثانوی حیثیت اختیار کر جائے تو جمہوری عمل اپنی اصل روح کھو دیتا ہے۔ مزید برآں آرڈیننس کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اہم بلوں کو سلیکٹ کمیٹیوں کے پاس نہ بھیجنے کی روایت نے بھی قانون سازی کے معیار پر سوالات کھڑے کیے ہیں۔

خودمختار ادارے: غیر جانبداری یا اثراندازی؟

جمہوری نظام میں خودمختار ادارے بی جیسے الیکشن کمیشن، تفتیشی ایجنسیاں، اور آڈیٹر جنرل بی شفافیت اور احتساب کی ضمانت ہوتے ہیں۔ لیکن اگر یہی ادارے سیاسی اثر و رسوخ کا شکار ہو جائیں تو پورا نظام عدم توازن کا شکار ہو جاتا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں بارہا یہ الزام سامنے آیا ہے کہ تفتیشی ایجنسیوں، جیسے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ اور سی بی آئی، کو سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال کیا گیا۔ اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف کارروائیوں کی رفتار اور شدت، اور حکومتی شخصیات کے خلاف نسبتاً خاموشی نے ان خدشات کو تقویت دی ہے کہ احتساب کا عمل غیر جانبدار نہیں رہا۔ مزید یہ کہ تقرریوں کے طریقۂ کار میں شفافیت کی کمی اور ادارہ جاتی فیصلوں میں تاخیر نے بھی عوامی اعتماد کو متاثر کیا ہے۔ اسی طرح انتخابی فنڈنگ کے نظام، خصوصاً الیکٹورل بانڈز، کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے، جسے بعض ماہرین نے غیر شفاف قرار دیا۔ اگر انتخابی عمل پر عوامی اعتماد متزلزل ہو جائے تو جمہوریت کی بنیادیں کمزور پڑ جاتی ہیں۔

عدلیہ: آزادی اور دباؤ کے بیچ

عدلیہ کو آئین کا محافظ تصور کیا جاتا ہے، لیکن حالیہ برسوں میں اس کے کردار پر بھی بحث چھڑی ہے۔ اگرچہ عدلیہ نے بعض اہم فیصلوں میں اپنی آزادی کا مظاہرہ کیا، لیکن کئی حساس معاملات میں تاخیر یا محتاط رویے نے سوالات کو جنم دیا۔ عدالتی تقرریوں کے نظام، مقدمات کے التوا، اور بعض سیاسی نوعیت کے مقدمات میں رویے نے یہ تاثر پیدا کیا ہے کہ عدلیہ بھی دباؤ سے مکمل طور پر آزاد نہیں۔ ایک کمزور یا محتاط عدلیہ جمہوری توازن کو برقرار رکھنے میں مؤثر کردار ادا نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ زیرِ التوا مقدمات کی بڑھتی ہوئی تعداد بھی انصاف کی بروقت فراہمی کے اصول سے متصادم دکھائی دیتی ہے۔

حزبِ اختلاف: جمہوری توازن کی کمزور کڑی

جمہوریت میں اپوزیشن کا کردار محض تنقید تک محدود نہیں ہوتا بلکہ وہ حکومتی پالیسیوں کا متبادل پیش کرتی ہے اور اقتدار کے توازن کو برقرار رکھتی ہے۔ لیکن موجودہ سیاسی ماحول میں اپوزیشن کے لیے گنجائش محدود ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف قانونی کارروائیاں، گرفتاریوں اور سیاسی دباؤ کے الزامات نے اس تاثر کو مضبوط کیا ہے کہ حزبِ اختلاف کو منظم طور پر کمزور کیا جا رہا ہے۔ اگر اپوزیشن مؤثر نہ رہے تو جمہوریت یک طرفہ ہو جاتی ہے، جو بالآخر آمریت کی نرم شکل اختیار کر سکتی ہے۔ مزید یہ کہ انتخابی اتحادوں کو توڑنے، ارکانِ اسمبلی کی وفاداریاں تبدیل کرانے اور ریاستی حکومتوں کو عدم استحکام سے دوچار کرنے جیسے الزامات نے سیاسی ماحول کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔

میڈیا اور سول سوسائٹی: خاموشی یا مزاحمت؟

آزاد میڈیا جمہوریت کا چوتھا ستون ہوتا ہے، لیکن اگر یہی ستون دباؤ یا مفادات کے تحت کمزور ہو جائے تو عوام تک سچائی کی رسائی متاثر ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں میڈیا کے ایک بڑے حصے پر حکومتی بیانیے کی تائید کا الزام لگایا جاتا ہے، جبکہ تنقیدی صحافت کے لیے جگہ سکڑتی جا رہی ہے۔ اسی طرح سول سوسائٹی تنظیموں پر بڑھتی ہوئی نگرانی اور پابندیوں نے بھی جمہوری فضا کو متاثر کیا ہے۔ ایک متحرک سول سوسائٹی ہی جمہوریت کو زندہ رکھتی ہے، اور اس کی کمزوری نظام کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی آزادیٔ صحافت کے اشاریوں میں تنزلی نے ان خدشات کو مزید تقویت دی ہے۔

مجموعی جائزہ: استحکام یا ارتکاز؟

گزشتہ برسوں میں حکومت نے سیاسی استحکام، تیز رفتار فیصلہ سازی اور مضبوط قیادت کا تاثر پیش کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ طاقت کے ارتکاز، ادارہ جاتی کمزوری اور جمہوری روایات کے زوال کے خدشات بھی سامنے آئے ہیں۔ یہ کہنا درست ہوگا کہ آج ہندوستانی جمہوریت ایک اہم موڑ پر کھڑی ہے۔ ایک طرف مضبوط قیادت اور ترقی کا بیانیہ ہے، تو دوسری طرف جمہوری اصولوں کی بقا کا سوال۔ اصل مسئلہ یہ نہیں کہ ترقی ہو رہی ہے یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ ترقی کا عمل کس حد تک جمہوری اصولوں کے دائرے میں رہ کر آگے بڑھ رہا ہے۔

مستقبل کا راستہ: اصلاح یا انحراف؟

ہندوستان کا جمہوری نظام اب بھی اپنی آئینی بنیادوں کے باعث مضبوط ہے، لیکن اس کی بقا کا دارومدار اس بات پر ہے کہ: کیا اداروں کی خودمختاری بحال رکھی جائے گی؟ کیا اپوزیشن کو آزادانہ کردار ادا کرنے دیا جائے گا؟ کیا میڈیا اور سول سوسائٹی کو دباؤ سے آزاد رکھا جائے گا؟ کیا وفاقی توازن کو برقرار رکھا جائے گا؟ اگر ان سوالات کا جواب مثبت نہ ہوا تو جمہوریت کی شکل برقرار رہتے ہوئے بھی اس کی روح کمزور ہو سکتی ہے۔

ہندوستان کا جمہوری وفاقی نظام ایک عظیم آئینی تجربہ ہے، لیکن اس کی کامیابی کا انحصار صرف آئین کی موجودگی پر نہیں بلکہ اس کی حقیقی روح کے نفاذ پر ہے۔ جب اقتدار کے مراکز تمام اداروں کو اپنے زیرِ اثر لانے کی کوشش کریں اور حزبِ اختلاف کو بے اثر بنایا جائے تو جمہوریت کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کے لیے ضروری ہے کہ طاقت تقسیم ہو، ادارے آزاد ہوں اور اختلافِ رائے کو دبانے کے بجائے سنا جائے۔ اگر یہ اصول نظرانداز کیے گئے تو جمہوریت محض ایک رسمی ڈھانچہ بن کر رہ جائے گی۔ لیکن اگر ان اصولوں کو مضبوط کیا جائے تو ہندوستان نہ صرف اپنی جمہوری روایت کو برقرار رکھ سکتا ہے بلکہ اسے ایک حقیقی، متوازن اور باوقار جمہوریت میں تبدیل بھی کر سکتا ہے۔

کیا عالمی سطح پر آنے والا ممکنہ مالی بحران گذشتہ بحرانوں سے زیادہ سنگین ہو سکتا ہے؟

سائمن جیک

15 ستمبر 2008 کو بوبی سیگل صبح تقریباً چھ بجے لندن کے کینری وارف میں اپنے دفتر پہنچے۔ یہ آخری بار تھا جب انھیں وقت پر پہنچنے کی ضرورت پڑی۔ وہ امریکی بینک لیہمن برادرز میں ٹریڈر تھے جو شدید بحران کا شکار تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اتوار کو امریکہ سے یہ خبریں دیکھی تھیں کہ کینی دیوالیہ ہونے جا رہی ہے۔ ہمیں پوری طرح یقین نہیں تھا کہ اس کا برطانیہ میں ہم پر کیا اثر پڑے گا۔ اس لیے ہمیں بس یہی کہا گیا کہ معمول کے مطابق آ جائیں۔' بوبی کہتے ہیں کہ ابتدا میں مکمل افراتفری تھی۔ 'ہمارا اپنے امریکی ساتھیوں سے براہ راست کوئی رابطہ نہیں تھا۔ وہ فون نہیں اُٹھا رہے تھے۔ کچھ لوگ دفتر کی چیزیں جیسے دیواروں پر لگی تصویریں اٹھا کر کہہ رہے تھے کہ 'ان کے پاس میرے حصص واجب الادا ہیں۔' بوبی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی بڑی مصیبت آ سکتی ہے اور انھوں نے تیاری کر لی تھی۔ 'میں نے آخری دن ایک شاپنگ ٹرالی خرید لی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس موسم گرما لوگ پہلے ہی بے چینی محسوس کر رہے تھے۔ میں نے اپنی ویڈنگ مشین کارڈ، جس میں 300 پاؤنڈ تھے، ساری چاکلیٹس پر خرچ کر دیے کیونکہ مجھے لگا کہ اگر مشین یا بینک نے کام نہ کیا تو یہ کارڈ بیکار ہو جائے گا۔' بوبی سمیت ہزاروں لوگ اپنے کیریئرز گتے کے ڈبوں میں سمیٹ کر باہر نکلے۔ یہ عالمی مالی بحران کی ایک علامتی تصویر تھی جس میں ہزاروں کاروبار بند ہوئے اور لاکھوں افراد روزگار سے محروم ہو گئے۔ 2026 میں بین الاقوامی تعلقات 2008 کے مقابلے میں کہیں زیادہ کشیدہ ہونے کے باعث کیا پالیسی سازوں کے پاس اس بحران سے نمٹنے کے لیے وسائل موجود ہیں؟ 2008 میں عالمی معیشت کو لپیٹ میں لینے والے بحران سے پہلے مالیاتی نظام کے کچھ حصوں میں ابتدائی انتباہی نشانیاں موجود تھیں۔ 2007 میں امریکہ میں زیادہ رِسکی مورٹگیج لونز (گھروں کے لیے قرضوں) میں کی گئی سرمایہ کاری مہنگی پ

الحسن انٹرنیشنل اسکول میں یومِ مہاراشٹر کے موقع پر باوقار تقریب پرچم کشائی

جلگاؤں : ۲رمئی :(نامہ نگار) :۔الحسن انٹرنیشنل اسکول،نورمحمد ایجوکیشنل کیمپس میں یکم مئی (یوم مہاراشٹر و یومِ مزدور) کے موقع پر ایک باوقار اور پُروقار تقریب پرچم کشائی کا انعقاد عمل میں آیا۔صبح ۸ بجے شہر کی معروف علمی وطبی شخصیت ڈاکٹر چیتن چودھری (ایم ڈی،ڈی ایم؛ چیسٹ فزیشن) نے اپنے دستِ مبارک سے قومی پرچم لہرایا،جس کے ساتھ ہی حب الوطنی کے جذبات سے سرشار فضا میں قومی ترانہ گونج اٹھا۔اس موقع پر بین الاقوامی اسپورٹس پرسن وکوچ پروفیسر مرزا اقبال، سینئر صحافی سعید پٹیل، موظف پرنسپل عقیل خان بیاولی اور موظف معلم محمد حنیف قادر بطور مہمانانِ خصوصی شریک رہے۔تقریب میں تدریسی وغیر تدریسی عملے کے ساتھ طلبہ کی بھی نمایاں شرکت رہی،جس سے پروگرام کی شان میں مزید اضافہ ہوا۔اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر چیتن چودھری نے فروغِ تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ڈراپ آؤٹ طلبہ کے مسئلے اور شہروں وقصبوں کے درمیان تعلیمی تفاوت کو مدلل انداز میں پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ معیاری تعلیم ہی ایک مضبوط اور باشعور معاشرے کی بنیاد ہے،اور اس کے لیے مشترکہ جدوجہد ناگزیر ہے۔ادارے کے روحِ رواں اور نوجوان وژن کے حامل ڈاکٹر التمش حسن نے اپنے خطاب میں دورِ حاضر کے قومی وبین الاقوامی تعلیمی نظام پر روشنی ڈالتے ہوئے الحسن انٹرنیشنل اسکول کی تعلیمی پیش رفت،جدید طرزِ تدریس اور مستقبل کے منصوبوں کا جامع خاکہ پیش کیا۔انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ادارہ طلبہ کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں رہے گا۔تقریب نہایت منظم اور باوقار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

عازمین حج اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا جذبہ پیدا کریں: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: یکم مئی 2026ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگا نگر بنگلور 32 نے حج کی فضیلت واہمیت اور حجاج کرام کی ذمہ داری کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا حج دین اسلام میں بڑا اونچا اور افضل عمل ہے،زندگی میں عام طور پر ایک بار ہی یہ فریضہ انجام دیا جاتا ہے،ہاں بعض اللہ کے بندے اور بندیاں ہیں اللہ رب العزت زندگی میں بار بار ان کو سفر حج نصیب فرماتے ہیں یہ ان کی قسمت اور مقدر ہے یہ ان کیلے سعادت عظمیٰ ہے،ہمارے لیے یاد رکھنے والی بات،خیال رکھنے والی چیز یہ ہے جسے بھی جب بھی سفر حج نصیب ہوجاے یہ اعلیٰ ترین اور افضل عمل ہے، اس میں اخلاص کی بڑی ضرورت ہے ہر عازم حج کو چاہیے مرد ہو یا عورت،جوان ہو یا بوڑھا حج میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا جذبہ پیدا کریں،اپنے پاک پروردگار رب العالمین، خالق کائنات کو راضی اور خوش کرنے کی نیت ہو،ارکان حج ادا کررہا ہو مکۃ المکرمہ کا قیام ہو،در اقدس خیر الانام سرکار دوعالم فخر بنی آدم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری اور سلام پیش کرنے کا موقع ہو،مسجد الحرام یا مسجد نبویؐ میں نماز یں ادا کرنے کی سعادت ان سب کے پیچھے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا جذبہ ہونا ہی عازمین حج کی قبولیت اور سفر حج کی کامیابی کی ضمانت ہے،اگر دل کے کسی کونے اور گوشے میں ذرہ برابر بھی نام ونمود، شہرت دکھلاوا،اپنے کو حاجی یا الحاج کہلوانے کا جذبہ ہوگا ایسی بُری نیت یا غلط ارادہ ہوگا یاد رکھیں پھر تو پورا کا پورا عمل ہی برباد ہو کر رہ جائے گا اس عمل کی کوئی قیمت اور حیثیت اللہ تعالیٰ کی نظر میں نہیں ہوگی،قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور جب حج اور عمرہ کرنا ہو تو اس حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کیلیے پورا پورا کیا کرو، دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس گھر بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو اس کی طاقت اور استطاعت رکھتا ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس نے اللہ کیلیے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا مولانا نے دوران خطاب فرمایا حج بندہ مومن کے ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے،حج مقبول حج مبرور کا بدلہ اللہ تعالیٰ بندوں کو جنت دیتے ہیں ہر عازم حج کو چاہیے اپنی نیت کو بالکل پاک وصاف رکھے،بس یہ ہی خیال ہو میں اس قابل کہاں،نہ میرا مال اس قابل،نہ میری جان اس قابل یہ تو میرے پاک پروردگار کا مجھ بندے پر کرم اور احسان ہے، مجھے یہ موقع ملا ہے سفر حج کی سعادت عظمیٰ مجھے نصیب ہوئی ہے۔میرے اس عمل کو میرا رب قبول فرمالے،مجھ سے راضی ہو جائے، مجھے اپنی رضا وخوشنودی کا پروانہ عطا فرمادے بس میرا کام بن جاے گا اور دونوں جہاں میں میری کامیابی کا یہی ذریعہ ہے،اللہ کا فضل وکرم شہر بنگلور اور کرناٹک کے دیگر اضلاع کے عازمین حج کے قافلوں کی 5 مئی 2026ء سے روانگی کا سلسلہ جاری ہوگا،حج بھون ترومینا پلی ہیگڈے نگر مین روڈ بنگلور،جہاں ریاستی حج کمیٹی کے زیر اہتمام حاجیوں کیلیے اعلیٰ ترین خدمات کا انتظام کیا جارہا ہے،حجاج کرام کی سفری سہولتوں کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے اور ہر ایک حاجیوں کی خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھ کر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں،اللہ تعالیٰ ہر حاجی کے حج کو شرف قبولیت عطا فرمائے، ہر خادم الحجاج کو دونوں جہاں میں خدمت کا بہترین بدلہ عطا فرمائے،عازمین حج کے حج کو قبول فرمائے،حج مشن 2026 کو اللہ تعالیٰ عافیت کے ساتھ تکمیل تک پہنچائے،سارے عالم کے حجاج کرام کے حج کو قبول فرما کر سارے عالم میں ہدایت رحمت امن وامان اور سلامتی کا فیصلہ فرمائے۔

کے ایم ای سوسائٹی کیمپس میں یومِ مہاراشٹر کی پروقار تقریب کا انعقاد

بھیونڈی: ۲رمئی (شارف انصاری):۔یکم مئی 2026 کو کے ایم ای سوسائٹی کیمپس، بھیونڈی میں یومِ مہاراشٹر نہایت جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔صبح آٹھ بجے کیمپس گراؤنڈ پر رسمِ پرچم کشائی رخصت پذیر اساتذہ فیروز مومن، شاہدہ مومن اور سپاہی ظہیر شیخ کے ہاتھوں انجام پائی۔اس موقع پر تمام تدریسی، غیر تدریسی اور کوچنگ عملہ موجود تھا۔ پرچم کشائی کے بعد قومی ترانہ پیش کیا گیا،جس کے بعد مہاراشٹر گیت کے ذریعے ریاست سے محبت اور وابستگی کا اظہار کیا گیا۔تقریب میں کے ایم ای سوسائٹی کے نائب صدر ایڈوکیٹ یاسین مومن بطورِ خاص شریک ہوئے۔اس کے علاوہ سوسائٹی کے زیرِ انتظام جاری تمام تعلیمی اداروں کے پرنسپلز، ہیڈ ماسٹرس، اساتذۂ کرام،دفتری عملہ اور دیگر ملازمین نے نہایت جذبے کے ساتھ شرکت کی۔ایڈوکیٹ یاسین مومن نے حاضرین کو یومِ مہاراشٹر کی مبارکباد پیش کی اور ریاست مہاراشٹر کی ترقی، اتحاد اور خوشحالی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔تقریب میں شریک اساتذہ اور عملے نے بھی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ریاست مہاراشٹر کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے والے سیاسی و سماجی رہنماؤں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

مراسلہ۔۔۔۔

کاروبار

کاروبار صرف خرید وفروخت کا نام نہیں،اصل کامیابی اُس وقت ملتی ہے جب آپ اپنے گاہک کے فائدے کو بھی اپنی ترجیح بناتے ہیں۔ایک سمجھدار بزنس مین صرف اپنا منافع نہیں دیکھتا،وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ گاہک کو بہتر ڈیل کیسے دی جائے،اچھی کوالٹی کیسے ملے،اور اُس کے اخراجات کیسے کم کیے جائیں۔اسی لیے جب بھی کسی سپلائر، بروکر یا کمپنی سے بات کریں،صرف اپنی کمائی نہ سوچیں،بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ آپ اپنے کسٹمر کے لیے کیا آسانی پیدا کرسکتے ہیں۔بہتر ریٹ معیاری چیز کم خرچ اعتماد اور اطمینان فرق صرف محنت سے نہیں پڑتا،فرق نیت اور سوچ سے پڑتا ہے۔خاص وہی بنتا ہے جو اپنے گاہک کے فائدے کے لیے ایک قدم آگے سوچے۔کیونکہ گاہک صرف پروڈکٹ نہیں خریدتا،وہ آپ کا رویہ،اخلاص،اور اعتماد بھی دیکھتا ہے۔یاد رکھیں،جو تاجر اپنے گاہک کو اہمیت دیتا ہے،گاہک بھی اُسی کے ساتھ لمبے عرصے تک جڑا رہتا ہے۔

آصف پلاسٹک والا، ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱

اپنی بیوی کو ملکہ سمجھیں نوکرانی نہیں !!!

خدارا اپنی بیوی سے ہمیشہ شیریں نرم اور وقار سے بھرے لہجے میں گفتگو کیا کریں وہ آپ کی زندگی کی رفیقہ (ساتھی) ہے،آپ کے سفرِ حیات کی ہم قدم کوئی خادمہ نہیں ہے۔اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمت گزار، وفادار اور بااخلاق زوجہ عطا فرمائی ہے تو اس پر دل سے شکر ادا کیجیے،کہ یہ نعمت ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی۔جب آپ اس سے محبت، احترام اور نرمی کے ساتھ بات کریں گے تو اس کے دل میں اعتماد کے چراغ روشن ہوں گے۔ اسے یہ احساس ملے گا کہ اس دنیا میں کوئی ہے جو اس کا سہارا ہے،جو اس کی ڈھال ہے، جو اسے اپنا سمجھتا ہے۔نرم لہجہ رشتوں کو مضبوط کرتا ہے،محبت الفاظ میں ڈھل کر دلوں کو جوڑتی ہے،اور یہی رویہ ایک گھر کو سکون، اعتماد اور باہمی احترام کی خوشبو سے مہکا دیتا ہے اور ان شاء اللہ پھر اس کا اثر آپ خود دیکھیں گے۔

ڈاکٹر ممتاز خان، مجگاؤں ممبئی ۱۰

جامعہ صفیہ للبنات پورنیہ میں علمی واصلاحی نشست کا کامیاب انعقاد

تعلیم کے ساتھ تربیت کا حسین امتزاج وقت کی اہم ضرورت ہے: مفتی حبیب الرحمن قاسمی

پورنیہ: ۲رمئی (نامہ نگار): جامعہ صفیہ للبنات میں ایک بابرکت علمی واصلاحی نشست کا کامیاب انعقاد کیا گیا،جس میں طالبات کی دینی، اخلاقی اور تعلیمی تربیت کو فروغ دینے پر خصوصی توجہ دی گئی۔اس موقع پر علمائے کرام نے نہایت مؤثر اور قیمتی نصائح پیش کرتے ہوئے طالبات کو علم کے ساتھ ساتھ عمل اور کردار کی پاکیزگی اختیار کرنے کی تلقین کی۔مہمانِ خصوصی مفتی حبیب الرحمن قاسمی (استاد جامعہ خلفائے راشدین، پورنیہ) نے اپنے خطاب میں کہا کہ ”تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے زیور سے آراستہ ہونا ناگزیر ہے، کیونکہ یہی ایک صالح معاشرے کی بنیاد ہے۔“ انہوں نے طالبات کو اخلاص، محنت اور دینی شعور کے ساتھ اپنی تعلیم جاری رکھنے کی تاکید کی۔اس نشست میں دیگر معزز شخصیات بھی شریک رہیں،جن میں ڈاکٹر راشد صاحب (فاؤنڈر رتناشیر فاؤنڈیشن)،حافظ وماسٹر مسرور صاحب (ناظم ومہتمم مدرسہ خدیجۃ الکبری للبنات، کدوا)، ماسٹر عبدالرازق صاحب اور قاری ابوحنظلہ صاحب (ناظر عام جامعہ صفیہ) شامل تھے۔تمام مہمانوں نے اپنے قیمتی خیالات سے طالبات کی رہنمائی کی۔ادارے کے ذمہ داران میں ناظمِ اعلیٰ مفتی محمد انتخاب ندوی، نائب ناظم مولانا شاداب نور ندوی، مہتمم جامعہ صفیہ مفتی شمشیر ندوی اور ناظم تعلیمات مفتی محمد راشد ندوی کی موجودگی نے پروگرام کو مزید وقار بخشا۔ان حضرات کی نگرانی اور کاوشوں سے یہ نشست کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔واضح رہے کہ جامعہ صفیہ للبنات میں وقتاً فوقتاً علمائے کرام کی نصائح آف لائن اور آن لائن ذرائع سے پیش کی جاتی ہیں،تاکہ طالبات کی ہمہ جہت تربیت کو یقینی بنایا جاسکے۔اس بابرکت سلسلے کا باقاعدہ آغاز ادارے کے تعلیمی واصلاحی مشن میں ایک اہم سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔آخر میں اجتماعی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اس نیک سلسلے کو جاری وساری رکھے اور اسے امت کے لیے نفع بخش بنائے۔آمین۔

اکولہ میونسپل کارپوریشن کے اساتذہ کی شاندار کامیابی

اکولہ: ۲رمئی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ تعلیم اور ڈائٹ اکولہ کا نام ایک بار پھر اساتذہ نے روشن کیا ہے۔اورنگ آباد میں یونیسیف اور پرتھم بُک کے اشتراک سے منعقدہ ریاستی سطح کے سمپوزیم مقابلے میں اکولا کے اساتذہ نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف انعامات اپنے نام کیے۔اس مقابلے میں مہاراشٹر بھر سے اساتذہ نے شرکت کی۔اکولا میونسپل کارپوریشن کی جانب سے محمد نعیم فراز کو ”بیسٹ ریاستی سطحی ماہر رہنما“ کا اعزاز حاصل ہوا،جبکہ محمد ثاقب کو لائبریری پی پی ٹی کے لیے ریاستی سطح پر دوم انعام (Second Prize) دیا گیا۔اسی طرح نوید خان کو بہترین پریزنٹر پی پی ٹی کے لیے حوصلہ افزائی انعام سے نوازا گیا۔اس کامیابی میں ڈائٹ اکولا کی پرنسپل رتنالا کھڈکے اور اردو ماہر راجندر اجگر کی رہنمائی اہم ثابت ہوئی۔اکولا میونسپل کارپوریشن کے ان اساتذہ کی اس نمایاں کامیابی سے محکمۂ تعلیم اور ڈائٹ اکولا کا وقار بلند ہوا ہے،جبکہ تعلیمی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

نیو اِراسیمی انگلش نیٹ ورک میں رزلٹ ڈے،اور تقسیم انعامات کا شاندار انعقاد

مالیگاؤں: ۲رمئی (راست) :۔نیو اِراسیمی انگلش نیٹ ورک میں تعلیمی سال 2025-2026 کے سالانہ امتحانات کے موقع پر ”رزلٹ ڈے 2026“ نہایت شاندار انداز میں منعقد کیا گیا۔اس تقریب میں طلبہ کے ساتھ ساتھ والدین نے بھی شرکت کی،جس سے اسکول کا تعلیمی اور تربیتی ماحول نمایاں طور پر جھلکتا نظر آیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا، جس کی سعادت دہم کے طالب علم محمد سعد نے حاصل کی۔اس کے بعد نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے محترم نزیر سر نے مہمانوں کا استقبال کیا اور والدین کو خوش آمدید کہا گیا نیز پروگرام کی صدارت کے لیے پرنسپل شیبان سر کا نام پیش کیا گیا اور تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔تقریب کے دوران نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ،تعلیمی کارکردگی میں ٪20 بہتری حاصل کرنے والے طلبہ، رنگریز کلرنگ کمپیٹیشن ونرز اور دیگر مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنی والی طلبہ کو انعامات، سرٹیفکیٹس اور ٹرافیوں سے نوازا گیا۔اس موقع پر نیو اراسیمی انگلش نیٹ ورک کی چیئر پرسن محترمہ عرفانہ مہدی نے اپنے خطاب میں کہا: ہمارا مقصد صرف کتابی تعلیم دینا نہیں بلکہ بچوں کی بہترین شخصیت سازی کرنا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے مستقبل کے لائحہ عمل سے والدین کو روشناس کرایا۔ہیڈ مسٹریس محترمہ آفرین میم نے بھی طلبہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ مسلسل محنت،نظم وضبط اور اساتذہ و والدین کے تعاون سے ہی کامیابی ممکن ہے۔والدین نے اسکول کے تعلیمی معیار،نظم و ضبط اور بچوں کی ہمہ جہت ترقی پر اطمینان کا اظہار کیا۔آخر میں تمام کامیاب طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا اور پروگرام کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

نیٹ امتحان کے داخلہ کارڈ آن لائن جاری

آصف ہارون سر، (جلگاؤں): نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) کی جانب سے نیٹ یوجی 2026 امتحان کے داخلہ کارڈ آن لائن جاری کر دیے گئے ہیں۔طلبہ سرکاری ویب سائٹ سے اپنا داخلہ کارڈ ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔اس سال 22.79 لاکھ امیدوار نیٹ امتحان میں شریک ہوں گے۔ امتحان اتوار دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد ہوگا۔ملک کے مختلف شہروں سمیت بیرون ملک بھی امتحانی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔نیٹ امتحان میڈیکل شعبے میں داخلے کے لیے منعقد کیا جاتا ہے،جس کے ذریعے ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس، آیورویدا، ہومیوپیتھی، یونانی اور دیگر طبی کورسز میں داخلہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔طلبہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ داخلہ کارڈ پر درج تمام معلومات، امتحانی مرکز کا پتہ اور رپورٹنگ وقت اچھی طرح چیک کریں۔امتحان کے دن داخلہ کارڈ،اصل شناختی کارڈ اور پاسپورٹ سائز تصویر ساتھ لانا لازمی ہوگا۔داخلہ کارڈ میں کسی بھی غلطی کی صورت میں فوراً این ٹی اے ہیلپ لائن سے رابطہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

پروفیسر شاہ حسین نہری کے سانحۂ ارتحال پر تعزیتی نشست کا انعقاد

اورنگ آباد: یکم مئی (راست):۔اورنگ آباد کی ادبی فضا ایک بار پھر سوگوار دکھائی دی جب معروف شاعر، ادیب اور دانشور پروفیسر شاہ حسین نہری کے سانحۂ ارتحال پر ان کی علمی، ادبی اور دینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک باوقار تعزیتی نشست عالمگیر ہال، بیت الیتیم میں منعقد کی گئی،جس میں شہر کی ممتاز ادبی،علمی اور سماجی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔تقریب کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر ارتکاز افضل نے مرحوم سے اپنی دیرینہ رفاقتوں کا ذکر کیا اور کہا کہ شاہ صاحب ایک عظیم المرتبت شخصیت کے حامل تھے۔وہ دین و دنیا دونوں علوم پر گہری دسترس رکھتے تھے۔ بنیادی طور پر وہ ایک مذہبی انسان تھے جو اپنے اصولوں کی ذرّہ برابر خلاف ورزی گوارا نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شاہ صاحب علم عروض کے بھی ماہر تھے اور شاعری کی تمام اصناف، اوزان اور اصولوں سے مکمل واقفیت رکھتے تھے۔ان کے انتقال سے مراٹھواڑہ کے ادبی میدان میں ایک بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے جس کا پُر ہونا بظاہر ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ڈاکٹر انتخاب حمید نے اپنے تعزیتی کلمات میں کہا کہ شاہ صاحب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عملی تفسیر تھے۔ وہ حق گوئی،اصلاحِ معاشرہ اور دینی اقدار کے علمبردار تھے۔ان کے اشعار عشقِ حقیقی کے پاکیزہ احساسات کے ترجمان ہیں۔ انہوں نے مختلف واقعات اور مثالوں کے ذریعے مرحوم سے اپنے گہرے مراسم کا ذکر کیا اور علامہ اقبال کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ دونوں کے مزاج میں دینی رنگ نمایاں تھا اور ان کے اشعار قرآن وحدیث کی ترجمانی کرتے ہیں، تاہم شاہ صاحب نے اپنا ایک منفرد اسلوب اختیار کیا جو انہیں دیگر شعراء سے ممتاز بناتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ شاہ صاحب قطعہ نگاری میں بھی یدِ طولیٰ رکھتے تھے اور پیدائش، وفات یا دیگر اہم مواقع پر خوبصورت قطعات تحریر کیا کرتے تھے۔ڈاکٹر اسلم مرزا اپنے تعزیتی اظہار کے دوران جذبات پر قابو نہ رکھ سکے،ان پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ وہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کے علاوہ کچھ نہ کہہ سکے۔مہمانِ خصوصی جناب سید حسین اختر، (چیئرمین مہاراشٹر راجیہ اردو ساہتیہ اکیڈمی) نے اپنے خطاب میں مرحوم کی محبتوں اور شفقتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تربیت میں شاہ صاحب کا بڑا حصہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچپن میں وہ دینی اور ادبی مجالس میں خدمت کیا کرتے تھے اور آج وہ جس مقام پر ہیں،یہ سب شاہ صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔تقی حسن خان، ڈاکٹر مخدوم فاروقی، خان مقیم خان نے بھی مختصر مگر جامع انداز میں مرحوم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے تعزیت پیش کی۔ جبکہ خان شمیم نے پروفیسر شاہ حسین نہری پر لکھی اپنی نظم پیش کی۔مرحوم کے بھتیجے میجر سید اعجاز نہری نے مختلف واقعات کے ذریعے اپنے تایا جان کے حسنِ اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے خاندان کے بڑے فرد ہونے کا حق بخوبی ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ وہ دین کے حوالے سے جو کچھ جانتے ہیں، وہ سب مرحوم کا فیض ہے۔مرحوم کے فرزند پروفیسر فرید احمد نہری جذباتی انداز میں گفتگو کرتے ہوئے آبدیدہ ہوگئے اور کہا کہ وہ ایک گھنے سایہ دار درخت سے محروم ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ والد محترم ہر فرد کا خیال رکھتے تھے،سب کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے اور معمولی باتوں پر بھی اصلاح و رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔مزید کہا کہ ہم آج اپنے والد کی بے پناہ محبتوں، شفقتوں اور دعاؤں کے سائے سے محروم ہوگئے ہیں۔ہم ہمیشہ اپنے آپ کو ان کی موجودگی میں بہت چھوٹا محسوس کرتے تھے،لیکن بابا کے انتقال کے بعد ایسا لگتا ہے کہ یکا یک ہم بڑے ہو گئے ہیں۔وہ خاندان کے ہر فرد کا بے حد خیال رکھتے تھے، ہر ایک کے حالات دریافت کرتے اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہمیشہ آمادہ رہتے تھے۔ معمولی سے معمولی بات پر بھی ہماری تربیت، رہنمائی اور اصلاح فرماتے تھے۔اگر ہم گھر پر موجود نہ ہوتے تو بھی ہمارے بارے میں باخبر رہتے تھے۔خاندان کے اکثر بچوں کے نام انہوں نے ہی رکھے، بڑوں کو عزت و احترام سے نوازا اور چھوٹوں کو محبت وشفقت کا درس دیا۔انہوں نے مزید کہا کہ مفلوج ہونے کے بعد بھی ان کی سماجی، خاندانی اور اصلاحی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔وہ خوشی ہو یا غم، ہر موقع پر شرکت کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ پروفیسر فرید احمد نہری نے اپنے والد کی نجی اور سماجی زندگی کے متعدد واقعات بیان کرتے ہوئے ان کی عظیم شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو مؤثر انداز میں اجاگر کیا مرحوم کے داماد ڈاکٹر محمد صفی انواری نے مختصر مگر جامع انداز میں کہا کہ شاہ صاحب کے نزدیک ہر شخص برابر تھا۔وہ ہر ایک کو محبت دیتے اور اس قدر اپنائیت سے پیش آتے کہ ہر فرد یہی محسوس کرتا کہ شاہ صاحب اسے سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔دوسروں کی مدد کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا گویا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔اس موقع پر نور الحسنین، سعید خان زیدی، ایم اے پٹھان، خالد سیف الدین، پروفیسر سلیم محی الدین، خان جمیل احمد، شیخ شرف الدین، قاضی فواد، سید کامل، سید منتجب الدین چشتی کے علاوہ مرحوم کے افرادِ خاندان اور شہر کی دیگر معزز شخصیات بھی کثیر تعداد میں موجود تھیں۔آخر میں وارثانِ حرف وقلم کے صدر محمد وصیل نے کلمۂ تشکر ادا کیا جبکہ ابوبکر رہبر نے نظامت کے فرائض بہ حسن وخوبی انجام دیے۔

پروفیسر سید شاہ حسین نہری کے انتقال پر بیڑ میں تعزیتی نشست کا انعقاد

وہ بلند پایہ شاعر اور اونچی سوچ کے انسان تھے: سید حسین اختر

بیڑ: ۲رمئی (نامہ نگار):۔مرحوم پروفیسر سید شاہ حسین نہری کے سانحۂ ارتحال پر شہر میں ایک پُر اثر اور باوقار تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا،جس میں علمی، ادبی اور سماجی حلقوں سے وابستہ معزز شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔اس موقع پر فضا سوگوار تھی اور ہر آنکھ اشکبار نظر آرہی تھی، جب مقررین نے مرحوم کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے ان کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔نشست میں قاضی مجیب، قاضی مخدوم (مدیر اعلیٰ روزنامہ تعمیر)، ناصر باغوان، شفیق ہاشمی، ڈاکٹر محمد الیاس فاضل، ڈاکٹر محمد صفی انوری اور مہاراشٹر اردو اکیڈمی ممبئی کے چیئرمین سید حسین اختر سمیت دیگر اہم شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔مقررین نے مرحوم سے اپنی والہانہ عقیدت اور دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف ایک مخلص استاد بلکہ ایک باکمال ادیب اور اردو زبان کے سچے خدمت گزار تھے۔ان کی علمی و ادبی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور ان کی کمی مدتوں محسوس کی جاتی رہے گی۔سید حسین اختر نے اپنے خطاب میں گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”میرے مرحوم سے دیرینہ تعلقات تھے۔وہ ایک بلند پایہ شاعر اور اونچی سوچ کے انسان تھے۔ان کی شخصیت میں علم، وقار اور خلوص کا حسین امتزاج پایا جاتا تھا۔“ صدرِ جلسہ نے اپنے مختصر مگر جامع خطاب میں مرحوم کی ہمہ جہت شخصیت کو نہایت دلنشیں انداز میں پیش کیا اور حاضرین کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کی۔اس موقع پر مرحوم کے فرزند فرید احمد نہری نے نہایت جذباتی انداز میں اپنے والد مرحوم کی یادوں کو تازہ کیا۔ان کی پُر اثر گفتگو نے حاضرین کو آبدیدہ کر دیا اور محفل میں ایک رقت آمیز کیفیت طاری ہوگئی۔نشست کے اختتام پر سرپرستِ اعلیٰ محمد ابراہیم انوری نے دعاء کرائی، جس میں مرحوم کے درجات کی بلندی، مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔آخر میں محمد اسلم انوری اور حضرت منصور شاہ گروپ آف اسکولز کی جانب سے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا، جبکہ اس بامقصد نشست کی نظامت منہاج احمد خان نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی۔اس تعزیتی نشست میں شہر کے مختلف تعلیمی، ادبی اور سماجی حلقوں سے وابستہ افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کر کے مرحوم سے اپنی گہری عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔یہ نشست نہ صرف ایک عظیم شخصیت کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا ذریعہ بنی بلکہ اردو ادب سے وابستہ افراد کے لیے ایک یادگار لمحہ بھی ثابت ہوئی۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن میں مہاراشٹر ریاست کا 67واں یومِ تاسیس اور عالمی یومِ مزدور منایا گیا، میئر نے ”خود شماری“ مہم کا افتتاح کیا

بھیونڈی : ۲رمئی (شارف انصاری):۔مہاراشٹر ریاست کے 67ویں یومِ تاسیس اور عالمی یومِ مزدور کے موقع پر بھیونڈی میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر کے احاطے میں میئر نارائن رتن چودھری نے پرچم کشائی کی۔اس موقع پر میونسپل کمشنر انمول ساگر، ڈپٹی میئر طارق مومن، کارپوریٹرز، افسران اور ملازمین کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پرچم کشائی کے بعد تمام حاضرین نے اجتماعی طور پر آئین ہند کے دیباچے کا قرأت کیا۔اس کے بعد میئر نارائن رتن چودھری اور کمشنر انمول ساگر (آئی اے ایس) نے کارپوریشن احاطے میں نصب ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مکمل قد مجسمے پر پھولوں کی مالا پیش کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔جبکہ پرانی انتظامی عمارت کے سامنے نصب ڈاکٹر امبیڈکر کے نصف مجسمے پر ڈپٹی میئر طارق مومن اور کارپوریٹر فراز (بابا) بہاؤالدین نے گلپوشی کی۔اسی طرح مرحومہ اندرا گاندھی اسمرتی سب ڈسٹرکٹ اسپتال کے قریب واقع ہتاتما اسمارک پر ایڈیشنل کمشنر وٹھل ڈاکے اور ڈپٹی کمشنر (ہیڈکوارٹر) وکرم دراڈے نے پھول چڑھا کر شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔شہری 'ودشماری کے ذریعے قومی مردم شماری میں حصہ لیں: میئر نارائن چودھری بھارت میں پہلی بار منعقد ہونے والی ڈیجیٹل مردم شماری کے تحت یکم مئی سے 15 مئی تک پہلے مرحلے میں خود شماری مہم شروع کی گئی،جس کا باضابطہ افتتاح میئر نارائن چودھری نے کیا۔انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ حکومت کی فراہم کردہ ویب سائٹ پر جا کر خود اور اپنے خاندان کی معلومات درج کریں اور اس قومی مہم میں اپنا تعاون دیں۔اس موقع پر کمشنر انمول ساگر، ڈپٹی میئر طارق مومن، کارپوریٹر پرشانت لاڈ، فراز (بابا) بہاؤالدین اور متعدد افسران موجود تھے۔ مردم شماری محکمہ کے اسسٹنٹ کمشنر نتن پاٹل نے تفصیلی معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ شہری ویب سائٹ پر جا کر اپنے موبائل فون کے ذریع

ڈاکٹر وینکٹیش کابدے کو پدم شری دینے کا مطالبہ

اظہار تشکر تقریب میں معززین نے آواز بلند کی

ناندیڑ، 2 مئی:(ورق تازہ نیوز) نامور ماہر امراضِ قلب اور ہمہ جہت شخصیت ڈاکٹر وینکٹیش کابڈے کو پدم شری اعزاز دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ مطالبہ ناندیڑ ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے پورن مل لاہوٹی ہال میں منعقدہ تقریب تشکر کے دوران معززین نے پیش کیا۔ یہ تقریب ڈاکٹر وینکٹیش کابڈے کی بطور صدر 24 برس کی خدمات کے بعد سبکدوشی کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔ انہوں نے اس ادارے کی طویل عرصے تک قیادت کی، جس کی بنیاد عظیم مجاہدِ آزادی سوامی رامانند تیرتھ نے رکھی تھی۔ تقریب کی صدارت سوسائٹی کے نومنتخب صدر سی اے (ڈاکٹر) پروین پاٹل نے کی۔ اس موقع پر نائب صدر ایڈووکیٹ پرفل اگروال، معتمد پروفیسر شیامل پتکی، معاون معتمد ایڈووکیٹ پردیپ ناگاپورکر، عاملہ کے رکن ایڈووکیٹ چرنجی لال داگڑیا، سائنس کالج کے پرنسپل ڈاکٹر لکشمن شندے، پیپلز کالج کے قائم مقام پرنسپل ڈاکٹر شیوشنکر بھانے گاؤں کر، پیپلز ہائی اسکول کے صدر مدرس پرشانت چودھری اور کنجا کابڈے سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔ ڈاکٹر کابڈے اور ان کی اہلیہ کو اعزازی نشان اور سپاس نامہ پیش کر کے تہنیت دی گئی۔ اپنے جواب تشکر میں ڈاکٹر وینکٹیش کابڈے نے کہا کہ یہ لمحہ ان کے خاندان کے لیے انتہائی خوشی کا باعث ہے اور آپ سب نے برسوں انہیں محبت اور تعاون دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں گووند بھائی شروف کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، جسے وہ اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ادارے میں کام کرتے ہوئے انہیں ایسے افراد ملے جو مثبت سوچ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے ان کی زندگی میں ہمیشہ روشنی اور توانائی برقرار رہی۔ معاون معتمد ایڈووکیٹ پردیپ ناگاپورکر، ایڈووکیٹ چرنجی لال داگڑیا، نونہال سنگھ جہا گیردار، ڈاکٹر اے ٹی شندے، پروفیسر ڈاکٹر یشپال بھنگے، نائب پرنسپل ایکناتھ کھلارے، راہول گورے، ڈاکٹر شیوشنکر بھانے گاؤں کر، پرشانت چودھری، پرنسپل ڈاکٹر لکشمن شندے، ڈاکٹر کلپنا جادھو، نیز ادارے کے جدید منصوبہ کے ڈائریکٹر ریٹائرڈ پرنسپل ڈی یو گوئی اور ڈاکٹر آر این جادھو سمیت دیگر مقررین نے ڈاکٹر کابڈے کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور پرانی یادوں کو تازہ کیا۔ مقررین نے کہا کہ ڈاکٹر کابڈے کی سماجی، طبی اور تعلیمی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کو چاہیے کہ انہیں پدم شری اعزاز سے نوازا جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی تجویز دی گئی کہ وہ اپنی خودنوشت تحریر کریں تاکہ آنے والی نسلیں ان کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اختتامی خطاب میں صدر سی اے ڈاکٹر پروین پاٹل نے کہا کہ ڈاکٹر کابڈے بظاہر سبکدوش ہوئے ہیں لیکن وہ آئندہ بھی ادارے کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں انہی اصولوں پر چلنا ہے جن پر ڈاکٹر کابڈے نے اپنی زندگی گزاری۔ اگرچہ ہمارا خون الگ ہے مگر ہماری سوچ ایک جیسی ہے۔ تقریب کے اختتام پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر زوردار تالیوں کے ساتھ ڈاکٹر وینکٹیش کابڈے کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما ایڈووکیٹ چیتنیا باپو دیشمکھ، شانجھوی سالے، دھنجے دوئی فوڑے، سابق صدر مدرس پربھاکر کانڈکھیڈکر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ روی بھارتیہ اور پروفیسر بالاجی کومپلور سمیت اساتذہ، غیر تدریسی عملہ اور ریٹائرڈ پروفیسرز و پرنسپلز کی بڑی تعداد موجود تھی۔ تقریب کا آغاز پروفیسر شیامل پتکی کے ابتدائی کلمات سے ہوا، نظامت پروفیسر وجے قدم نے انجام دی جبکہ شکریہ نائب صدر ایڈووکیٹ پرفل اگروال نے ادا کیا۔

ناندیڑ ضلع اسپتال میں جدید ایم آر آئی مشین کا افتتاح

اب مفت تشخیصی سہولت دستیاب

ناندیڑ، 2 مئی:(ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر ڈے کے موقع پر محکمۂ صحت، حکومت مہاراشٹر کی جانب سے ضلع کے عوام کو ایک بڑی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ شری گرو گوبند سنگھ جی میموریل ضلع اسپتال میں جدید ترین مقناطیسی گونج تصویر برداری (ایم آر آئی) مشین کا افتتاح پُرجوش ماحول میں انجام پایا۔ یہ جدید مشین ••عوامی ونجی شراکت داری (پی پی پی)•• کے تحت کرشنا ڈائیگنوسٹکس کے ذریعے نصب کی گئی ہے۔ اس سہولت کے آغاز سے اب عام مریضوں کو مہنگے نجی اسپتالوں کا رخ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور سرکاری اسپتال میں ہی اعلیٰ معیار کی تشخیصی خدمات مفت فراہم ہوں گی۔ اس موقع پر ضلع کے سرپرست وزیر اتل ساوے کے ہاتھوں افتتاح کیا گیا، جبکہ ریاست کے وزیر برائے صحت و خاندانی بہبود پرکاش اپٹکر نے آن لائن طریقے سے مہاراشٹر کے 7 اضلاع میں ایم آر آئی سہولت کا باضابطہ آغاز کیا۔ تقریب میں رکن اسمبلی بالاجی کلیانکر، آنند نڈکے پاٹل بونڈھارکر، سابق رکن اسمبلی امر راجوکر، سنتوکراو ہمبرڈے، پروین سالے اور ایڈووکیٹ کشور دیشمکھ سمیت متعدد عوامی نمائندے موجود تھے۔ اپنے خطاب میں اتل ساوے نے کہا کہ غریب اور ضرورت مند مریضوں کو جدید طبی سہولیات فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس نئی ایم آر آئی مشین کے ذریعے اب مریضوں کو بڑے شہروں کا رخ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایم آر آئی مشین اعلیٰ صلاحیت کی حامل ہے، جس کے ذریعے دماغ، ریڑھ کی ہڈی، جوڑوں اور جسم کے دیگر اندرونی حصوں کی نہایت درست تشخیص ممکن ہوگی۔ نجی تجربہ گاہوں میں 5 سے 10 ہزار روپے تک خرچ ہونے والی یہ جانچ اب ضلع اسپتال میں مفت کی جائے گی، جبکہ ہنگامی مریضوں کے لیے یہ سہولت 24 گھنٹے دستیاب رہے گی۔ اس موقع پر ضلع کے جراح ڈاکٹر سنجے پیرکے، ڈاکٹر راجابھاؤ بٹے، ڈاکٹر پانڈورنگ پاوڑے، ڈاکٹر ہنومنت جادھو، ڈاکٹر راشٹراپال اوسارے سمیت محکمۂ صحت کے سینئر افسران بھی موجود تھے۔

امتحانی مراکز کے اطراف امتناعی احکامات نافذ

ناندیڑ، 2/مئی: NEET-UG 2026 مشترکہ داخلہ امتحان اتوار 3 مئی 2026 کو دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک ضلع کے 46 مختلف مراکز پر منعقد ہوگا۔ اس موقع پر امتحانی مراکز کے 100 میٹر کے دائرے میں 3 مئی کو صبح 8 بجے سے شام 6 بجے تک، امتحان دینے والے طلبہ اور امتحانی عملے کے علاوہ کسی بھی دیگر شخص کے داخلے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ یہ حکم بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہیتا 2023 کی دفعہ 163 کے تحت پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیناش کمار کی جانب سے یکم مئی کو جاری کیا گیا ہے۔ مزید برآں، امتحانی عمل سے متعلق افسران اور عملے کے علاوہ کسی بھی فرد کو امتحانی مراکز کے 100 میٹر کے اندر کیلکولیٹر، ٹرانزسٹر، ریڈیو، لیپ ٹاپ وغیرہ جیسے آلات رکھنے یا استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اسی طرح مقررہ وقت کے دوران امتحانی مراکز کے اطراف 100 میٹر کے اندر تمام عوامی ٹیلی فون، ایس ٹی ڈی، آئی ایس ڈی، موبائل فون، فیکس، زیراکس، پیجر اور لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر بھی مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔

مہاراشٹر میں تقریباً 54 لاکھ خواتین وزیرِ اعلیٰ لاڈلی بہن اسکیم سے محروم ہوگئیں

ممبئی): ورقِ تازہ نیوز (ریاست مہاراشٹر کی اہم فلاحی اسکیم ماجھی لاڈکی بہین یوجنا یعنی **وزیرِ اعلیٰ لاڈلی بہن اسکیم سے متعلق بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ حکومت کی جانب سے مستفید خواتین کے لیے ای-کے وائی سی (e-KYC) مکمل کرنا لازمی قرار دیا گیا تھا، جبکہ اس میں ہونے والی غلطیوں کی اصلاح کے لیے 30 اپریل تک آخری مہلت دی گئی تھی، جواب ختم ہوچکی ہے۔ ذرائع کے مطابق اس مہلت کے بعد اب تقریباً 1 کروڑ 89 لاکھ خواتین اسکیم کے فائدے کے لیے اہل قرار دی گئی ہیں۔ مارچ کے اختتام تک تقریباً 68 لاکھ خواتین نے اپنی ای-کے وائی سی مکمل یا درست نہیں کی تھی، تاہم اپریل کے دوران مزید 14 لاکھ خواتین نے اپنی معلومات میں اصلاح کر کے اسکیم میں اپنی اہلیت برقرار رکھی۔ اطلاعات کے مطابق کئی خواتین نے ای-کے وائی سی کرتے وقت غلطی سے خود کو سرکاری ملازم" درج کر دیا تھا، جس کی وجہ سے وہ نااہل ہوگئی تھیں، لیکن بعد میں درستگی کے بعد انہیں دوبارہ اہل قرار دیا گیا۔ دوسری جانب تقریباً 54 لاکھ خواتین ایسی ہیں جنہوں نے نہ تو ای-کے وائی سی مکمل کی اور نہ ہی اس میں کوئی اصلاح کی، جس کے باعث وہ اسکیم سے محروم ہوگئی ہیں۔ ایسی خواتین کے لیے ماہانہ 1500** روپے** کی مالی امداد اب مستقل طور پر بند کر دی گئی ہے۔ تاہم حکومت کی جانب سے ابھی تک اس سلسلے میں کوئی باضابطہ اعداد و شمار جاری نہیں کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ اس اسکیم کے تحت نئی رجسٹریشن پہلے ہی بند کی جا چکی ہے، جبکہ صرف ای-کے وائی سی میں موجود خامیوں کو درست کرنے کے لیے محدود وقت دیا گیا تھا۔ اس اسکیم کے بارے میں مزید معلومات یا شکایات کے اندراج کے لیے خواتین و اطفال بہبود محکمہ کے ٹول فری نمبر **181** پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اسکیم مہاراشٹر میں خواتین کی مالی خودمختاری، صحت و غذائیت میں بہتری اور خاندانی سطح پر ان کے کردار کو مضبوط بنانے کے مقصد سے شروع کی گئی تھی، جس کے تحت 21** سے 65 سال ** کی اہل خواتین کو ہر ماہ 1500** روپے **براہ راست بینک کھاتے میں فراہم کیے جاتے ہیں۔

ناندیڑ ضلع نے مجموعی طور پر 77.70 فیصد کیساتھ بارہویں میں کامیابی حاصل کی

ناندیڑ (ورق تازہ نیوز : (مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کی جانب سے آج بارہویں جماعت (ایچ ایس سی) کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس سال ناندیڑ ضلع نے مجموعی طور پر 77.70 فیصد کامیابی حاصل کی ہے۔ ہر سال کی طرح اس بار بھی طالبات نے طلبہ کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہوئے اپنی برتری برقرار رکھی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ضلع میں طالبات کی کامیابی کی شرح 84.61 فیصد رہی، جبکہ طلبہ کی کامیابی کی شرح 71.74 فیصد درج کی گئی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ بارہویں کے امتحان میں ایک بار پھر لڑکیوں نے بازی ماری ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال نتائج میں نمایاں کمی دیکھنے کو ملی ہے۔ ناندیڑ ضلع کے مجموعی نتیجے میں تقریباً 15 فیصد کی گراوٹ درج کی گئی ہے، جس کے باعث تعلیمی حلقوں میں تشویش کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ تحصیل سطح پر نتائج کا جائزہ لیا جائے تو اردھاپور نے 94 فیصد کامیابی کے ساتھ ضلع میں پہلا مقام حاصل کیا ہے، جبکہ کنڈھار تحصیل کا نتیجہ سب سے کم 63.16 فیصد رہا ہے۔ ضلع بھر میں کامیاب طلبہ کی مختلف سطحوں پر ستائش کی جا رہی ہے، جبکہ کم نتائج والے علاقوں میں گراوٹ کی وجوہات جاننے کی کوششیں جاری ہیں۔

مہاراشٹر بورڈ کے بارہویں درجہ کا ریزلٹ جاری

89.79 فیصد طلبا ہوئے پاس، اس سال بھی لڑکیوں نے ماری بازی

ممبئی: مہاراشٹر ریاستی ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ (ایم ایس بی ایس ای)، پونے نے ہفتہ کے روز ایچ ایس سی (بارہویں) بورڈ امتحان 2026 کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ نتائج پونے، ناگپور، چھترپتی سمبھاجی نگر، ممبئی، کولہاپور، امراوتی، ناسک، لاتور اور کونکن علاقوں کے لیے جاری کیے گئے ہیں۔ اس سال جن طلبا و طالبات نے بارہویں (انٹرمیڈیٹ) بورڈ امتحان میں شرکت کی تھی اور نتائج کے اعلان کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے، وہ اب بورڈ کی سرکاری ویب سائٹ پر جا کر اپنا ریزلٹ دیکھنے کے ساتھ ساتھ مارک شیٹ بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ مہاراشٹر 12ویں بورڈ کے نتائج آن لائن سرکاری ویب سائٹس کے علاوہ طلبا و طالبات 'ڈیجی لاکر' کے ذریعے بھی دیکھ سکتے ہیں۔ جاری کردہ نتائج کے مطابق اس سال طلبا کا مجموعی کامیابی کا تناسب 79.89 فیصد درج کیا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے مقابلے کم ہے۔ گزشتہ سال کامیابی کا تناسب 88.91 فیصد تھا، جس میں لڑکیوں کا پاسنگ فیصد 54.94 اور لڑکوں کا 51.89 فیصد رہا تھا۔ اس سال بھی لڑکیوں نے سبقت حاصل کرتے ہوئے 15.93 فیصد کے ساتھ لڑکوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، جبکہ لڑکوں کا کامیابی کا تناسب 80.86 فیصد درج کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ایم ایس بی ایس ایچ ایس ای کی جانب سے مہاراشٹر بورڈ 12ویں کے امتحانات 9 ڈویژنز میں 10 فروری سے 11 مارچ کے درمیان منعقد کیے گئے تھے، جن میں 15 لاکھ سے زائد طلبا و طالبات شریک ہوئے تھے۔ اس سال مہاراشٹر ایچ ایس سی بورڈ امتحانات میں کونکن خطے کی کارکردگی علاقائی سطح پر سب سے بہتر رہی، جبکہ لاتور خطے کا کامیابی کا تناسب سب سے کم رہا۔ کونکن کا کامیابی کا تناسب 94.14 فیصد جبکہ لاتور کا 84.14 فیصد درج کیا گیا۔ مہاراشٹر بورڈ 12ویں کے نتائج چیک کرنے کے لیے امیدوار سب سے پہلے ایم ایس بی ایس ایچ ایس ای کی سرکاری ویب سائٹ پر جائیں۔ ہوم پیج پر موجود ریزلٹ لنک پر کلک کریں، پھر اپنے لاگ اِن کی تفصیلات درج کر کے سبمٹ کریں۔ اس کے بعد نتیجہ اسکرین پر ظاہر ہو جائے گا۔ ریزلٹ دیکھنے کے بعد مارک شیٹ ڈاؤن لوڈ کر لیں اور مستقبل کے لیے اس کا پرنٹ آؤٹ محفوظ رکھیں۔

ناندیڑ میں حادثات کا سلسلہ برقرار

نالیشور-جیتاپور سڑک پر تین افراد جاں بحق

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے نالیشور-جیتاپور روڈ پر بھاری گاڑیوں کی بے تحاشہ آمدورفت کے باعث حادثات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ گزشتہ ایک ماہ کے دوران پیش آنے والے مختلف حادثات میں کم از کم تین افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ متعدد زخمی ہو چکے ہیں، جس کے بعد مقامی عوام میں شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق جالنہ سمردھی ہائی وے کی تعمیر کے لیے بڑی مقدار میں مٹی (مُرم) اسی راستے سے منتقل کی جا رہی ہے۔ روزانہ تقریباً 200 سے 250 ہائیوا اور ٹپر گاڑیاں دن رات اس سڑک پر دوڑ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ریت مافیا کی غیر قانونی نقل و حرکت نے صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ مسلسل بھاری ٹریفک کے دباؤ کے باعث نالیشور-جیتاپور سڑک بری طرح متاثر ہو چکی ہے۔ سڑک پر جگہ جگہ گہرے گڑھے پڑ گئے ہیں، جس کی وجہ سے عام شہریوں کو انتہائی خطرناک حالات میں سفر کرنا پڑ رہا ہے۔ خاص طور پر موٹر سائیکل سواروں اور چھوٹی گاڑیوں کے لیے یہ راستہ جان لیوا ثابت ہو رہا ہے۔ مقامی شہریوں نے انتظامیہ کے خلاف شدید ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ سمردھی ہائی وے کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے، تاہم مٹی اور ریت کی نقل و حمل کو کسی متبادل راستے پر منتقل کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی سڑک کی فوری مرمت اور بھاری گاڑیوں کی آمدورفت پر سخت کنٹرول نافذ کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ علاقے کے دیہات جیسے نالیشور، جیتاپور، سومیشور، ڈھوکی، پچپرن اور بورگاؤں کے عوام نے واضح انتباہ دیا ہے کہ اگر آئندہ 15 دنوں کے اندر اندر انتظامیہ نے کوئی مؤثر اقدامات نہیں کیے تو ضلع کلکٹر کے دفتر کے سامنے بھوک ہڑتال شروع کی جائے گی۔ فی الحال انتظامیہ کی جانب سے اس معاملے پر کوئی ٹھوس قدم سامنے نہیں آیا ہے، تاہم بڑھتے ہوئے حادثات اور عوامی غصے کے پیش نظر فوری کارروائی نہایت ضروری سمجھی جا رہی ہے۔

پونے ضلع میں کمسن بچی کے ساتھ زیادتی اور قتل لا اینڈ آرڈر کی سنگین ناکامی

ممبئی: پونے ضلع میں ایک کمسن بچی کے ساتھ جنسی زیادتی اور قتل کے واقعے پر کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے اسے ریاستی حکومت اور خاص طور پر محکمہ داخلہ کی سنگین ناکامی قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس افسوسناک واقعے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ و وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہیے اور ریاست کو ایک کل وقتی اور مؤثر وزیر داخلہ فراہم کیا جانا چاہیے۔ ممبئی کے تلک بھون میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ ریاست میں لا اینڈ آرڈر کی حالت پہلے ہی انتہائی خراب ہو چکی ہے اور اب یہ حقیقت کھل کر سامنے آ رہی ہے کہ خواتین اور کمسن لڑکیاں بھی محفوظ نہیں رہیں۔ انہوں نے کہا کہ پونے میں پیش آنے والا یہ واقعہ نہ صرف انسانیت کو جھنجھوڑ دینے والا ہے بلکہ مہاراشٹر کی پیشانی پر ایک بدنما داغ بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجرموں پر پولیس کا کوئی خوف باقی نہیں رہا اور اس کی بنیادی وجہ محکمہ داخلہ کی ناکامی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں کل وقتی وزیر داخلہ نہ ہونے کے باعث جرائم پیشہ عناصر بے لگام ہو چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے سنگین جرائم مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت میں ذرا بھی حساسیت باقی ہے تو وزیر داخلہ کو فوری طور پر استعفیٰ دے دینا چاہیے تاکہ ایک ذمہ دار اور مؤثر قیادت کے ذریعے امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنایا جا سکے۔ ہرش وردھن سپکال نے مزید کہا کہ محکمہ داخلہ میں بدعنوانی اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے اور نچلی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک کرپشن پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے مختلف واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بیڑ ضلع میں سنتوش دیشمکھ معاملہ، سوارگیٹ ایس ٹی اسٹینڈ پر پیش آنے والا ریپ کیس، ایک مرکزی وزیر کے گھر میں لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ، بدلاپور میں اسکولی بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی، اشوک کھرات معاملہ، خواتین اور لڑکیوں کے لاپتہ ہونے کے بڑھتے واقعات یہ سب ریاست میں لا اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال کی واضح مثالیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں منشیات کا کاروبار کھلے عام جاری ہے اور نوجوان نسل کو نشے کی لت میں دھکیلا جا رہا ہے، لیکن وزیر داخلہ کی حیثیت سے حکومت کی جانب سے کوئی مؤثر کارروائی دیکھنے میں نہیں آ رہی، صرف اعلانات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی سلامتی، لا اینڈ آرڈر اور انتظامیہ کی ناکامی کے لیے براہ راست وزیر داخلہ ذمہ دار ہیں۔ سپکال نے مرکزی پالیسیوں پر بھی تنقید کی اور کہا کہ ملک بھر میں مردم شماری کا عمل شروع ہو چکا ہے، لیکن ذات پر مبنی مردم شماری ابھی تک نہیں کی جا رہی، حالانکہ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت وعدے تو کرتی ہے مگر انہیں پورا نہیں کرتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کی پالیسیوں اور عمل میں تضاد ہے اور جمہوریت و آئین کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے 100 اسمارٹ سٹیز، ہر سال دو کروڑ روزگار، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے اور روپے کی گراوٹ کو روکنے جیسے وعدے کیے تھے، لیکن ان میں سے کوئی بھی وعدہ پورا نہیں ہوا۔

غیر قانونی کاروبار کے خلاف بڑی کارروائی

پہلے ہی دن 25 مقدمات درج، 48 افراد کے خلاف ایکشن

ناندیڑ: ناندیڑ رینج میں غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف پولیس کی خصوصی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے، جس کے پہلے ہی دن بڑی کارروائی کرتے ہوئے 25 مقدمات درج کیے گئے جبکہ 48 افراد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ پولیس کے مطابق، پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شہاجی اُماپ کی ہدایت پر یکم مئی سے 31 مئی 2026 کے دوران ناندیڑ رینج میں غیر قانونی شراب، گٹکا، مٹکا، جوا، منشیات اور خطرناک ہتھیاروں کے خلاف خصوصی مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں 28 اپریل کو تمام متعلقہ افسران کو تفصیلی ہدایات جاری کی گئی تھیں۔ مہم کے پہلے دن مہاراشٹر جوا ایکٹ کے تحت 27 افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 7 مقدمات درج کیے گئے اور ان کے قبضے سے 97 ہزار 520 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ اسی طرح غیر قانونی شراب فروخت کرنے والے 17 ملزمان کے خلاف 16 مقدمات درج کیے گئے اور 26 ہزار لاکھ 24 ہزار 406 روپے مالیت کا سامان برآمد کیا گیا۔

••'خبر' ہیلپ لائن سے بڑی مدد: غیر قانونی کاروبار کی اطلاع براہ راست پولیس تک پہنچانے کے لیے پولیس نے 'خبر' نامی ہیلپ لائن شروع کی ہے، جس کا نمبر 1001005091 ہے۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں جاری غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع فون یا واٹس ایپ کے ذریعے دیں۔ پولیس حکام کے مطابق شہریوں نے اس ہیلپ لائن پر بھرپور اعتماد ظاہر کیا ہے، جس کی مدد سے غیر قانونی کاروبار کے خاتمے میں بڑی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

لوگوں کے موبائل پر آ رہا 'الرٹ'، حکومت کی طرف سے بھیجے گئے اس پیغام کا کیا ہے مطلب؟

ہندوستان نے ایک اہم سنگ میل عبور کرتے ہوئے ملک گیر سطح پر موبائل پر مبنی آفات مواصلاتی نظام کا باضابطہ آغاز کر دیا ہے۔ ہفتہ کے روز اس نظام کے آغاز کے موقع پر شہریوں کے موبائل فونز پر 'ایکسٹریملی سیویئر الرٹ' (انتہائی سنگین انتباہ) کا ایک آزمائشی پیغام موصول ہوا۔ یہ دراصل دیسی سیل براڈ کاسٹ سسٹم کا ملک گیر تجربہ ہے، جس کا مقصد آفات سے متعلق الرٹ کی فوری اور مؤثر ترسیل کو یقینی بنانا ہے۔ اسی سلسلے میں حکومت کی جانب سے ہفتہ کو ایک ٹیسٹ الرٹ جاری کیا گیا۔ یہ الرٹ ہندی اور انگریزی دونوں زبانوں میں بیک وقت بھیجا گیا، جس میں لکھا گیا ہے کہ ''ہندوستان نے دیسی ٹیکنالوجی کے ذریعے سیل براڈ کاسٹ سروس شروع کی ہے، جس کے ذریعے شہریوں کو آفات کی فوری اطلاع فراہم کی جا سکے گی۔ چوکس شہری، محفوظ قوم۔ اس پیغام کے موصول ہونے پر کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ یہ محض ایک آزمائشی پیغام ہے۔'' یہ موبائل پر مبنی آفات مواصلاتی نظام وزارت مواصلات کے محکمۂ ٹیلی مواصلات نے حکومت ہند کی قومی آفات نظم و نسق اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے تعاون سے تیار کیا ہے تاکہ اہم معلومات بروقت عوام تک پہنچائی جا سکیں۔ وزارتِ مواصلات کے مطابق، یہ نظام بین الاقوامی ٹیلی مواصلاتی یونین کی تجویز کردہ کامن الرٹنگ پروٹوکول (سی اے پی) پر مبنی ہے۔

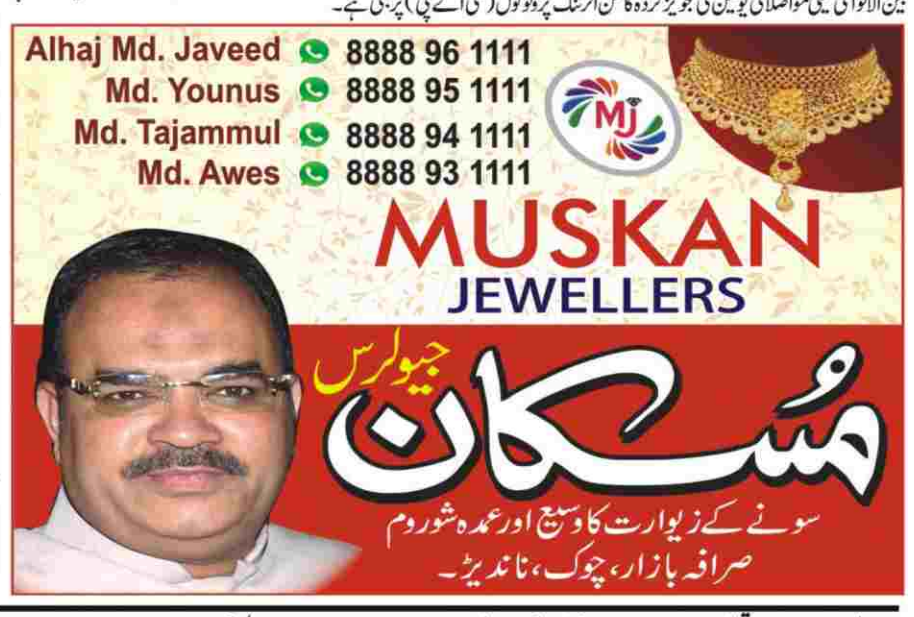

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔